ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ

عبدالغفور رحمانی

تحفۃ الموحدین

من تصانیف امام العلماء قدوۃ الفضلاء اوحد محدثین عرب و عجم
قطب سماء الشرف والکرم ہادی الخلق الی سواء السبیل مصداق خلفائے
علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل موشگاف سرائر طریقت بیضاء مورد حدیث
العلماء ورثۃ الانبیاء سرمست بادۂ عرفان رموز دان اسرار فرقان
مدرس ملاء ملکوتیہ مؤید فرقہ ناسوتیہ موثق امور جبروتیہ مدقق دقائق
لاہوتیہ قطب الاقطاب وقدوۃ الاوتاد ذوالتصانیف والارشاد
محقق الحق ومبطل اباطیل المذاہب مولینا و امامنا حضرت مولوی
حافظ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس سرہ

جسکو فاضل متین عالم عدیم السہیم جناب مولانا مولوی حافظ محمد رحیم بخش صاحب نے
اردو سلیس زبان میں ترجمہ کیا اور

اکمل المطابع دہلی میں چھپا

جواہر الایقان فی حفظ الایمان

یہ کتاب عجیب و غریب بلکہ قابل دید بزبان اردو جسمیں غیر مقلدین کے تمامی عقائد و مقاصد ظاہر کرکے نہایت عمدگی کے ساتھ جوابات لکھے ہیں اور کسی قدر حال عبد الوہاب نجدی کا بھی لکھا ہے اور جن مسائل فاتحہ سوم و چہلم و زیارت مزارات و مشاہدات متبرکہ و حکم طواف و بوسہ و مولود شریف و بحث شفاعت و قیام و ندائے غیر خداوند و نیاز و بیان معنی شرک و بدعت وغیرہ میں گفتگو ہی۔ اسکو نہایت شرح و بسط کے ساتھ مدلل و محقق قرآن و حدیث و اقوال علمائے سابقہ سے جنکے اقوال طرفین کے نزدیک قابل تسلیم ہیں ثابت کیا ہی۔ اس کتاب کی پوری تعریف مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب مصنف تفسیر حقانی کی تقریظ ثابت کر رہی ہے۔ اگر ناظرین اس کتاب کو بغور دیکھینگے تو انصاف سے کہدینگے کہ آجتک ایسی حاوی اور مفصل مع دلائل قاطعہ و حجج ساطعہ کوئی کتاب نہیں چھپی۔ غرضکہ ایسی نادر و لاجواب کتاب کہ ہر مسلمان کو اس کتاب کا اپنے پاس رکھنا ضروری ہی چھپکر تیار ہوگئی ہی بلکہ بہت کم جلدیں باقی ہیں ناظرین درخواستیں بھیجکر طلب فرمائیں قیمت مع محصول ڈاک ۱۴ ار فیس منی آرڈر ۲ ار ہے

گلشت زار

یہ کتاب جسکو فن طب میں بیمثل اور لاجواب کہنا کسیطرح مبالغہ نہیں ہوسکتا ہمارے مطبع میں چھپی ہوئی ہے۔ آپنے اس فن کی چھوٹی بڑی عربی فارسی بہت کتابیں دیکھی ہونگی مگر جس کتاب کی بابت ہم آپ کی سمع خراشی کر رہے ہیں یہ اپنے فن میں ایک انوکھی اور نرالی ہی کتاب ہی۔ ہم اسکی تمام خوبیاں بیان کرکے آپکا عزیز وقت ضائع کرنا نہیں چاہتے مگر مختصراً اتنا کہے بغیرہ بھی نہیں سکتے کہ یہ کتاب جناب زبدۃ الحکما حکیم محمد وارث علی خان صاحب مرحوم کی تصنیف سے ہی فاضل مصنف نے طب کی جملہ دشوار گزار گھاٹیوں کو مشقت کی خس و خاشاک سے پاک و صاف کرکے دماغ سے لیکر پاؤں تک کی تمام امراض نہایت تفصیل و تشریح کے ساتھ بیان فرمایا اور ہر مرض کے متعلق صرف وہی نسخے درج کئے ہیں جو علامہ مصنف کے بارہا تجربہ میں آچکے ہیں یا جو اسکے معزز اور نامور خاندان [illegible] سب سے بڑی خوبی یہ ہی کہ اکثر امراض کا علاج جڑی بوٹیوں سے زیادہ بتایا گیا ہی۔ اگر آدمی کو ذرا بھی [illegible] علم طب سے کچھ نفع اٹھانا چاہتے ہیں تو اس کتاب کو ضرور خریدیے اور گھر بیٹھے بیتکلف علاج کیجیے۔ باوجود [illegible] بہت کم یعنی ۱۲ محصول ڈاک بذریعہ ویلیو پی ایبل ۳ / تفسیر حقانی

یہ تفسیر سات جلدوں میں [illegible] قدر مہ کہتے ہیں عہ ۱۲ اور باقی ہر ایک جلد کی قیمت ۱۲ سات ویں جلد زیر طبع ہی ۶ جلد کے خریدار کو عہ ۱۲ [illegible] ملینگے ؎

یا فتاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کو زبانہا کہ شکر ہادی مطلق بجا آریم و کجا دستی کہ تحریر
ستایشش ہمت گماریم کہ ما را از تلاطم امواج
شرک بر کنارۂ توحید بر آورد با آنکہ یک جہان غرقہ
بطوفان اوست و یک عالم سرگشتۂ بیابان او
و درود نامعدود بر حضور سرور کائنات کہ بغیر از
اتباعش برای نجات بنی آدم طریقۂ دیگر نیست
و بر آل و اصحابش کہ اتباعش عین پیروی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد ولی اللہ دہلوی فصلی چند
در دفع شرک و اقسامش میگوید و انصرامش از امداد
حقیقی میجوید

فصل اول

در دفع اقوال آنانکہ
از کلام اللہ و کلام رسول اللہ بحیلہ اعراض میکنند
و دعوی مسلمانی مینمایند بیانش آنکہ بعضی میگویند
کہ کلام اللہ و حدیث را آنکس فہمد کہ علوم بسیار و کتب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہماری زبانیں کہاں ہیں کہ ہادی مطلق کا شکریہ بجا
لائیں اور ہاتھ کہاں کہ اوسکی تعریف لکھنے میں ہمت
مقرر کریں وہ ہم کو شرک کی موجوں کے تلاطم سے توحید کے
کنارے پر لایا باوجودیکہ ایک جہان اوسکی طوفان میں ڈوبا ہوا اور
ایک عالم اوسکے بیابان میں حیران و پریشان ہے اور بیشمار
درود اوس حضور مخلوق کے سردار پر جسکی بدون فرمانبرداری کے
بنی آدم کی نجات کے واسطے اور کوئی راہ نہیں اور اوسکی آل و
اصحاب پر جنکی اطاعت عین اطاعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ہے حمد و صلوٰۃ کے بعد ولی اللہ دہلوی چند فصلیں شرک اور اسکے
اقسام کی دفع میں بیان کرتا اور اوسکا اتمام امداد حقیقی سے
ڈھونڈتا ہے

پہلی فصل

اون لوگون کے اقوال کی دفع میں جو کسی
کیسی حیلے سے کتاب اللہ اور حدیث رسول خدا سے انکار کرتے اور
منہ پھیرتے ہیں پھر اپنے مسلمانی کا دعوی بھی کرتے ہیں

بیشمار خوانده باشد و علامهٔ زمان بود بجواب
آنها خدا تعالی می فرماید هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ
فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ
اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ
وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝
اوست آنکه برانگیخت درمیان ناخواندگان
رسول از همان ناخواندگان که میخواند بر همان
ناخواندگان آیات خدا و پاک میکند ایشان
را و آموزد ایشان را کتاب و تدبیرش
یعنی رسول الله هم ناخوانده بود و اصحاب
کرامش نیز ناخوانده چون رسول الله صلی الله
علیه و آله وسلم بر اصحاب آیات الهی خوانده
اصحاب آنرا شنیده از شر و فساد پاک
شدند اگر ناخوانده قرآن و حدیث را نمی فهمید
و استعدادش نمیدارد صحابه چگونه از
معایب پاک شدند وای بران قومی
که دعوهٔ صدره فهمی و قاموس دانی میکنند
و در فهم قرآن و حدیث خود را ناتوان
محض مینمایند و بعضی میگویند که مایان
متاخرین هستیم برکت زبان رسول الله
صلی الله علیه و آله وسلم کجا یابیم و سلامت
قلب صحابه از کجا آریم که معنی قرآن و
حدیث را دریابیم بجواب آنها حق تعالی میفرماید

اوسکی تفصیل یہہ ہے کہ بعض لوگ کہتے ہین کہ قرآن
مجید اور حدیث کو وہی شخص سمجھہ سکتا ہے جو بہت سے علم
اور بیشمار کتابین پڑھا ہوا ہو اور اپنے زمانہ کا علامہ ہو
اونکے جواب مین خدا تعالی فرماتا ہے هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ
فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ
وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَاِنْ کَانُوْا
مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ خدا تعالی وہی
جسنے ان پڑھون مین پیغمبر بھیجا انہی ان پڑھون مین سے
پڑھتا ہے وہ پیغمبر اون ان پڑھون پر خدا کی آیتین اور
اونکو گناہ کی میل سے پاک کرتا اور کتاب اور اوسکی
تدبیر سکھاتا ہے یعنی رسول خدا صلعم بھی ان پڑھ اور
آپکے اصحاب بزرگوار بھی ان . . . . . . پڑھ تھے
مگر جب رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے
سامنے قرآن کی آیتین پڑھین تو وہ اون کو سنکر فہم
کی برائی اور بگاڑ سے پاک صاف ہو گئے پس اگر ناخواندہ
آدمی قرآن و حدیث سمجھہ نہین سکتا اور اوسکی سمجھہ کی
استعداد نہین رکھتا تو صحابہ برائی اور عیبون سے
کیونکر پاک صاف ہو گئے اوس قوم بدبخت پر افسوس ہے
جو صدرہ سمجھنے اور قاموس جاننے کا تو دعوی
کرتے ہین مگر قرآن و حدیث کے سمجھنے مین اپنے
آپکو محض نادان ظاہر کرتے ہین اور بعضے یون کہتے ہین
کہ ہم پچھلے لوگ ہین رسول خدا صلعم کے زمانہ کی برکت اور
صحابہ رضوان الله علیہم کے دل کی سلامت کہان سے لائین

وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ
وهمین ہست حال پیشینیان ناخواندگان را
وقتیکه لاحق شوند باصحاب او ست غالب
باحکمت یعنی متاخران خوانده باشند
یا ناخوانده وقتیکه مسلمان شوند وقصد
پیروی اصحاب نمایند وقرآن وحدیث
را بشنوند برائے پاک گردیدن آنہا
ہمین قرآن وحدیث کفایت میکند ونیز
میفرماید لَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَهَلْ مِنْ
مُّدَّکِرٍ وبہ آئینه آسان کردیم ما قرآن را
برائے پند گرفتن پس آیا ہیچ پند گیرنده ہست
این چگونه آسانی ہست که کافیه خوانان
وشافیه دانان در فہم معانیش اظہار عجز
مینمایند وبدویان عرب بہره ور میشوند
وعلاوه ازینجا بجائے میفرماید اَفَلَا
یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ آیا پس فکر نمیکنند
قرآن را اگر آسان نیست پس در آن
چگونه تامل کرده آید اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا
آیا بر دلها قفل آن دلہا ہست یعنی باوجودیکه
بر دل قفل ندارند چه گمراہی ہست که بتامل
آن ہمت نمی گمارند ونیز احادیث
رسول اللّٰه صلی الله علیه وآله وسلم سخنان
روزمره وسہل وقریب از فہم بوده اند که

جو قرآن وحدیث کے معنے بخوبی سمجھہ سکین اونکے
جواب مین حق تعالی فرماتا ہے وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا
بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ یعنی یہی پچھلے ان پڑھون
کا حال ہے جبکہ وہ اپنی یارون سے ملین اور وہ غالب حکمت
والا ہے یعنی پچھلے لوگ خواہ پڑھے ہوے ہون یا ان پڑھ
مگر جبکہ وہ مسلمان ہون اور اصحاب کے طریقہ کی پیروی
کا ارادہ کرین اور قرآن وحدیث کو سنین تو اونکے دلون
بھی پاک کرنے کے لئے یہی قرآن وحدیث کافی
ہوسکتی ہین اور بھی فرماتا ہے وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ
لِلذِّکْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ البتہ ہم نے قرآن کو نصیحت
کے واسطے آسان کردیا پس کیا کوئی نصیحت لینے
والا ہے یہہ کیون کر آسانی ہوسکتی ہے کہ کافیہ پڑھنے
والے اور شافیہ جاننے والے تو اسکے معنی سمجھنے سے عجز
ظاہر کرتے اور عرب کے جنگلی لوگ اسکی حقیقت سے
بہرہ ور ہوتے ہین اسکے علاوہ ایک جگہ یون فرماتا ہے
اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ کہ قرآن مین کیون
نہین فکر کرتے پس اگر قرآن مجید آسان نہو تو اوسمین
فکر کیونکر کیا جائے اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا یا
اونکو دلون پر قفل لگے ہوئے ہین یعنے باوجودیکہ
دلون پر قفل نہیں لگے ہوے ہین پھر بھی کیسی
گمراہی ہے کہ قرآن کے فکر مین زور نہین لگاتے
اسیطرح رسول خدا صلی الله علیه وسلم کی حدیثین روزمره
کی بول چال اور آسان قریب الفہم باتین ہین

هر اعرابی آنرا شنیده بکار دینی و دنیوی
بران عمل نمود و سوای قال یقول را احادیث
چیزی مشکل نیست که مردمان آنرا
گران میدانند و بسوی آن التفات
نمیکنند خصوصاً باین زمانه که موضوع و ناموضوع ممتاز
گشت و قوی از ضعیف جدا شده و علی
حسب مدارج در کتب مدون گشت و
برای هر مطلبی علیحده علیحده باب و فصل مقرر نموده
شده و تحقیق اینست که عجمی را دانستن ترجمه اول
ضروریست بعده اگر بر تمام لطائف و نکاتش
اطلاع نمیتوان یافت از ادراک اوامر و نواهی
هم نمیتوان گذشت و اینقدر برای نجات در
آخرت کفایت میکند و بس **فصل دوم** در
بیان حقیقت کرامت باید دانست که کرامت
اولیا حق است و منکر آن از ایمان حلاوتی ندارد
خرق عادتیکه از انبیا ظاهر شود آنرا در عرف
شرع معجزه میخوانند و اگر از دیگر بزرگان پدید
آید کرامتش مینامند و منشاء هر دو یکی است
یعنی قرب بارگاه الهی اما ظهور معجزه و کرامت
باختیار بزرگان نیست بلکه باختیار و قدرت
خدای عز و جل است و بزرگان بذات خود قوت
کردن آن نمیدارند و اگر قوتش بذات بزرگان
باشد آنرا کرامت نبگویند مثالش آنکه اگر سپاهی

کہ جس جنگلی نے اونہین شنا دینی اور دنیوی کام
مین اوسپر عمل کیا قال یقول کو علاوہ حدیث مین اور
کوئی چیز بھی زیادہ مشکل نہین جسکو فقط آدمی مشکل اور
گران جان کر توجہ نہین کرتے خاصکر
اس زمانہ مین تو علم حدیث بہت ہی آسان ہو گیا
ہے کہ موضوع حدیث ناموضوع سے ممتاز اور قوی
ضعیف سے جدا ہو گئی اور مراتب کے موافق کتابون مین
جمع کر دی گئی اور ہر مطالب کے واسطے جدا جدا باب اور
فصلین مقرر کی گئی ہین تحقیق مقام یہ ہے کہ غیر عربی
شخص کو اول ترجمہ کا جاننا ضروری بات ہے پھر اگر
اوسکی تمام لطائف و نکات پر اطلاع پا سکے تو اوسکی
احکام و منہیات کو دریافت کرنے سے بھی گذری اور
اسقدر عالم آخرت مین نجات کے لئے کفایت کرتا ہے اور بس
دوسری فصل کرامت کی حقیقت کے بیان مین
جاننا چاہیے کہ اولیا کی کرامت برحق ہے اور اوسکا منکر
ایمانی حلاوت سے محروم ہے جو بات خارق عادت پیغمبرون سے ظاہر
ہوتی ہے اوسی شرع کی عرف مین معجزہ کہتے ہین اور پیغمبر کے
علاوہ جو اور بزرگون سے صادر ہوتی ہے اوسکا نام کرامت رکھتے
ہین مگر منشا دونونکا ایک ہی ہے یعنی جناب الٰہی کا قرب لیکن
واضح رہے کہ معجزہ اور کرامت کا ظہور بزرگون کے اختیار مین
نہین ہے بلکہ خدا تعالی کے اختیار و قدرت مین ہے
بزرگ لوگ اپنی ذات مین اوسکی قوت ہرگز نہین رکھتے
کیونکہ اگر بزرگونکی ذات مین اوسکی قوت ہوگی تو اوسکو کرامت

قوی وزورآور سنگ گران بار و ثقیل برداشت
برکرامتش دلیل نمیدارند بسبب اینکه قوت اینقدر
بار برداری بذات او موجود ہست و اگر ہمان
سنگ را طفلے ضعیف و نحیف کہ قوت تحمل بار
گران نداشت بردارد بر کرامتش دلیل ہست
بسبب اینکہ آن شخص ضعیف بذات خود طاقت
برداشتن نمیداشت اما وقتیکہ بسنگ
برود قصد برداشتن کرد خدائے عز و جل
قوت خود را متوجہ حال آن بندہ ضعیف کرد
و سنگ از قدرت الہی از جا برداشتہ شد از
ہمین سبب معلوم شد کہ آن بندہ یکے از
مقبولان بارگاہ خداست کہ او تعالی قوت
خود را متوجہ بحال آن بندہ میکند و بکارہا اعانت
و جانبداری او میفرماید پس ہر کار عجیب کہ
از دستش بر آید محل تعجب نیست کہ قوت حق
شریک حال دارد و اگر انجام کاری از کارہا
آسان ہم صورت نہ بندد جائے شکایت نہ
کہ عجز بشری در پیش افتادہ مولنا در مثنوی
میفرماید بیت اولیا را ہست قوت از الہ ۞
تیر جستہ باز گرداند زرہ ۞ نفرمودہ کہ اولیا
بذات خود قدرت دارند بلکہ آنہا را قدرتے
ہست از خدا تعالی یعنی قدرت الہی شریک
حال و مددگار خود دارند بسبب اینکہ خداوند

رکھتے ہیں کہ اسکی مثال یوں سمجھنی چاہئے کہ جب کوئی قوی اور
زورآور پہلوان کسی بھاری اور بوجھل پتھر کو اوٹھائیگا
تو یہ اوسکی کرامت پر دلیل نہوگی کیونکہ اسقدر بوجھ اوٹھانے
کی قدرت اسکی ذات میں موجود ہے البتہ اوسی پتھر کو
ایک ضعیف اور کمزور بچہ جو اس بھاری بوجھ کی برداشت
نہیں رکھتا اوٹھالے تو یہ اوسکی کرامت کی واضح دلیل ہے
کیونکہ یہ ضعیف شخص ہرچند کہ اپنی ذات میں اوسکی
اوٹھانے کی طاقت نہ رکھتا تھا مگر جب پتھر کے قریب جا کر
ہاتھ لگایا اور اوسکے اوٹھانیکا ارادہ کیا تو خداتعالی
نے اپنی قوت کو اس ضعیف بندے کے حال کی
طرف متوجہ کیا اور قدرت الہی سے وہ پتھر جگہ سے اوٹھ گیا
اسی وجہ سے معلوم ہوا کہ وہ بندہ خدا کی جناب میں
مقبول ہے کہ وہ علام الغیوب اپنی قدرت اوس
بندہ کیجانب متوجہ کرتا اور تمام کاموں میں اوسکی
مدد اور جانبداری فرماتا ہے پس ایسے شخص سے
عجیب غریب کام صادر ہوتے ہیں تو جائے تعجب نہیں ہے
کیونکہ خدا کی قدرت اپنی شریک حال رکھتا ہے اگر آسان سے
سہل کام میں بھی کوئی کام حاصل نہو تو شکایت کی
جگہ نہیں وجہ یہ کہ عجز بشری موجود ہے مولانا روم مثنوی
میں فرماتے ہیں بیت اولیا راہست قوت از الہ ۞ تیر جستہ
باز گرداند زراہ ۞ یعنے اولیا کو خدا کیطرف سے وہ طاقت ہے کہ اونکی
تیر کو ستہ سے پھیر دیتے ہیں یون نہیں فرمایا کہ اولیا بذات خود قدرت
رکھتے ہیں بلکہ اونہیں خدا کی طرف قوت ہے یعنے یہ لوگ خدا
کی قدرت اپنی مددگار اور شریک حال رکھتے ہیں بسبب کہ خداتعالی

عالم از آنها کمال راضی و خورسند است
لاجرم محبت بزرگان بدل سعادت منزل
خود باید داشت و تعظیمات ایشان بجای باید
آورد و بروجه شرع و نام آنها جز به نیکی یاد
نباید کرد و اگر شرف ملاقات بدست آید شرط
خدمت بجان و دل بجا می باید آورد و ہدیہ و تحفه
دریغ نباید داشت و اگر در کتب ایشان سخنی
رفته باشد که با قرآن و حدیث موافقت نکند
دفعتاً مہرہ اعتقاد از بساط بزرگی ایشان نباید
چید مصرع خطای بزرگان گرفتن خطاست
بلکه کلام شان را تاویل کرده موافق از قرآن
و حدیث باید کرد یا محمول بر کلمات سکر و افراط
محبت حق نماید اگر کلام صحاب طریقت است
و مبنی بر خطا فی الاجتہاد کند اگر گفته ارباب
شریعت است چراکه در اجتہاد خطا از ہمه اکابر
میرود چون که معصوم سوای انبیا دیگری نیست
و زنہار زنہار چنان نکنند که قرآن و حدیث
تاویل کرده از کلام بزرگان موافق نمایند
اینچنین حرکات مسلمان را از ایمان بیرون
می کشد و مقصود اصلی اتباع قرآن و حدیث است

فصل سوم در بیان اشراک فی العقیده
و آن اینست که صفات پروردگار در پیران
و پیغمبران یا جن و پری یا ملائکه یا دیگر مخلوقات

انسے نہایت راضی اور خوش ہے پس بزرگون کی
محبت اپنی سعادت کے بہروسے دلمین ضرور رکھنی چاہئے
اور اونکی تعظیم شرع کے موافق بجالانی چاہئے اور اونکا
نام بجز نیکی کے یاد نہ کرنا چاہئے اگر اونکی شرف ملاقات
میسر ہو جائے تو جان و دل سے خدمت کی شرط بجالانی
چاہئے اور کوئی تحفہ و ہدیہ اونسے دریغ نہ رکھنا چاہئے
اور اگر اونکی کتابوں مین کوئی ایسی بات جو قرآن و
حدیث کے موافق نہو پائی جائے تو دفعتاً اعتقاد کا مہرہ
اونکی بزرگی کے بچھونے سے چن لینا نچاہئے یعنی فوراً بد
اور بداعتقادی ظاہر نکرے کیونکہ بزرگون کی خطا
پکڑنی عین خطا ہے بلکہ اونکے کلام کی تاویل کرکے
قرآن و حدیث کے موافق کرنا چاہئے یا کلمات سکر اور
حق تعالی کی افراط محبت پہ حمل کرے اگر یہ صحاب طریقت
کا کلام ہے اور خطا فی الاجتہاد پر اطلاق کرے اگر شریعت
والون کا قول ہے کیونکہ تمام بڑے لوگون سے اجتہاد مین
خطا ہو سکتی ہے وجہ یہ کہ انبیاء کے علاوہ اور کوئی بھی معصوم
نہین لیکن ایسا ہرگز نکرین کہ قرآن و حدیث کی
تاویل کرکے بزرگونکے کلام کے موافق کرنا چاہئے کسلئے
کہ اس قسم کی باتین مسلمانونکو اسلام سے خارج کردیتی ہین اصلی
مقصود تو قرآن و حدیث ہی کی پیروی ہے **تیسری فصل**
عقیدہ مین شرک کرنیکے بیانمین اشراک فی العقیدہ یہ ہے کہ
خدا تعالی کے اوصاف رزق و روزی و دنیا اولاد عطا کرنا
آسمان و زمین مین تصرف کرنا پیر و پیغمبر جن پری شہید یا اور مخلوق

ثابت کنند اگرچه اندک باشد مثلاً تصرف در زمین
و آسمان پس هر که پندارد که انبیا یا ملائکه یا دیگر غیر الله
را اختیار است که آب از آسمان ببارند و دانه
از زمین برآرند یا کسی را اولاد دهند یا بکشند یا
کور و کر بکنند یا ضرری دیگر برسانند یا رزق
و مال و دولت دهند پس صاحب این عقیده
مشرک است پس ندا کردن غیر الله را که فلان
حاجت من برآر کفر محض است که میفرماید
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ خاص ترا
عبادت می کنیم و خاص از تو مدد میخواهیم
بیت من ز آدم مدد نمیخواهم * غیر حق نیست
سوی کس راهم * رسول خدا صلی الله علیه وسلم
که محض برهنمونی بسوی حق آمده بود حق او
میفرماید إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ
اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ تو هدایت نمیکنی هر کرا
دوست میداری لیکن خدا هدایت میکند هر کرا
میخواهد معلوم شد که سوای او تعالی هدایت هم
بدست کسی دیگر نیست و علی هذا القیاس کدام
اولیا و انبیا و ملائکه را در قیامت دخل و تصرف
نخواهد شد تا کسی را بجنت برند و کسی را بدوزخ
چنانچه او تعالی میفرماید يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ
لِنَفْسٍ شَيْئًا وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ مالک نخواهد
شد کسی از کسی هیچ چیز حکم آن روز دست

ثابت کریں اگرچہ تھوڑا ہی ہو پس جو شخص اسبات کا
اعتقاد کرے کہ انبیا یا ملائکہ یا کوئی اور خدا کے سوا آسمان سے
پانی برسا دے زمین سے دانہ نکالے کسیکو اولاد دیوے یا مار
ڈالے یا اندھا بہرا کر دے یا دوسرے کو ضرر و نقصان پہنچاوے
یا رزق و مال و دولت دینے کا اختیار رکھے تو ایسے عقیدہ والا
مشرک ہے پس اللہ کے سوا کسی اور کو یا نبیکو پکارنا کہ اے شخص
میری حاجت بر لا خالص کفر ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ یعنے ہم خاص تجھکو
پوجتے اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں آدمی سے مدد نہیں چاہتا
خدا کے سوا کسی کیطرف میری راہ نہیں، خدا تعالی
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو جو صرف خلق
کی ہدایت کے واسطے حق کیطرف سے آئے تھے ارشاد فرماتا ہے
کہ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي
مَنْ يَشَاءُ یعنی تم اے محمد جسکو چاہو راہ پر نہیں لگا سکتے
لیکن خدا جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے معلوم ہوا کہ خدا کے
سوا کسی اور شخص کے ہاتھ میں ہدایت کی باگ نہیں ہے
علی ہذا القیاس کسی نبی اور ولی اور فرشتے کو قیامت میں
کسی قسم کی تصرف اور دخل کی گنجایش نہ ہوگی تا کہ
کسیکو جنت اور کسی کو دوزخ میں لیجاوے دیکھیے حق تعالی
فرماتا ہے يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا
وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ یعنے قیامت کے دن کوئی
کسی کا کسی چیز میں مالک نہوگا اوس دن ہر چیز
کا حکم خدا ہی کے لئے ہوگا قیامت کا دن

خداست بروز قیامت مادر و پدر اولاد را
نخواهند پرسید و اولاد هم مادر و پدر نخواهند
دید و استادان از شاگردان بیگانه خواهند
شد و پیران از پیش مریدان روانه و متبوعان
از تابعان بیزار خواهند گشت و تابعان با متبوعان
در کارزار اما حال شفاعت را باید فهمید که مردمان
چنانکه بدنیا اکثر حال شفاعت می بینند بآخرت
نیز همین قسم گمان می برند مثلاً بادشاه بدزدی
اشاره فرمود که دستش ببرند وزیر یا دیگری از
ارکان دولتش شفاعت کرد بادشاه اندیشه نمود
که اگر شفاعت شان قبول نکنم خللی بسلطنت بهم
میرسد ناچار ملک اراده خود را بسبب شفاعت
آنها باز گردانید و یا زن بادشاه رو بشفاعت
می آرد و باعث محبت آن محبوبه ملک جبر بر خود
اختیار نماید و دزد را خلاص میفرماید پس باید
اندیشید که درین اقسام رد خواهش لازم می آید
و جبر پیدا میشود بروز آخرت بحضور آن مختار
محض این معامله چگونه واقع خواهد شد که میگویند
لَا رَادَّ لِقَضَائِهِ باز گرداننده نیست کسی
خواهش او تعالی را اما مردمان معنی شفاعت
همین می فهمند که شخصے قصد انتقام می کند و
بسبب مانع دیگر عمل خود را نمیتواند کرد و پیش
خدا تعالی این معنی هرگز نیست شان او پاک

ایسا ہولناک ہوگا کہ ماں باپ اولاد کو نہ پوچھیں گے
اور اولاد ماں باپ کا منھ نہ دیکھینگے استاد شاگردوں سے
بیگانہ ہوں گے پیر مریدوں کے سامنے سے چلتے ہونگے
دنیا میں جنکی پیروی کی جاتی ہے وہ اپنے فرمانبرداروں
سے بیزار ہوں گے اور فرمانبردار لوگ اون سے جنکی یہہ
اطاعت کرتے تھے لڑینگے اب کچھ شفاعت
کا حال سمجھنا چاہئے آدمی جسطرح دنیا میں اکثر اوقات
شفاعت کا حال دیکھتے ہیں اسیطرح آخرت میں بھی
شفاعت کا گمان کرتے ہیں مثلاً بادشاہ نے ایک
چور کے ہاتھ کاٹنے کا اشارہ فرمایا کہ وزیر یا ارکان
دولت میں سے کسی اور شخص نے اوسکی سفارش کی
بادشاہ نے خیال کیا کہ اگر میں انکی سفارش قبول
نہیں کرتا تو میری سلطنت کو خلل عظیم پہونچتا ہے
ناچار بادشاہ نے اونکی سفارش کی وجہ سے اپنے قصد
اور ارادے کو باز رکھا یا بادشاہ کی جورو اوسکی سفارش
کرتی ہے اور بادشاہ اوس محبوبہ کی محبت کے سبب سے اپنے جبر
اختیار کر کے چور کی رہائی کرتا ہے سو خیال کرنا چاہئے کہ ان
باتوں میں خواہش کا رد کرنا لازم آتا اور جبر پیدا ہوتا ہے
قیامت کے دن اوس قادر مختار کی جناب میں اس قسم
کا معاملہ کسطرح واقع ہونے لگا کیونکہ لوگ کہتے ہیں لَا رَادَّ
لِقَضَائِهِ کہ اوسکی خواہش و ارادہ کو کوئی پھیر نہیں سکتا یا
آدمی شفاعت کے یہ معنی سمجھتے ہیں کہ ایک شخص بدلہ لینا
چاہتا ہے مگر دوسرے کی ممانعت کی وجہ سے بدلہ نہیں لے سکتا

است ازین نقصان صریح و نیز مضمون را او
قرآن رو میفرماید وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ
عَن نَّفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا
يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ و بترسید
ازان روز که جزا نداده خواهد شد شخصی را از شخصی در
هیچ چیز و قبول نکرده خواهد شد از کسی شخصی شفاعت
و گرفته نخواهد شد از شخصی بدله و نه ایشان مدد کرده
خواهند شد و بعضی میگویند که این آیت و امثال
دیگران در حق کافران است با وجودیکه لفظ لا نکره است
که دلالت بر عموم میکند برای دفع شبه ایشان
خدا تعالی خطاب بمومنین میفرماید یَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن
يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ
ای مومنان نفقه کنید از آنچه که رزق داده ام
شما را پیش ازانکه بیاید روزی که نه بیع است دران
روز یعنی فروختن گناه و خریدن نیکی نخواهد شد
و کسی بسبب دوستی بخشنده نخواهد شد و کسی را
شفاعت کسی نفع نخواهد کرد چراکه در قبول
شفاعت مذکوره جبر لازم مے آید و معلوم
شد که این آیت در حق مومنان فرموده اند
چراکه خطاب بآنها است و شفاعت را قسمے
است دیگر که دران جبر لازم نمی آید مثالش آنکه
دزدی خوشنویس را بحضرت بادشاه حاضر

سو خدا کی حضور میں یہ بات نہ تحقق نہیں ہے اوسکی شان
نوا قسم کو صریح نقصان سے پاک ہے چنانچہ خدا تعالیٰ اس مضمون
کو قرآن مجید میں فرماتا ہے وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ
عَن نَّفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ
مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ کہ اے لوگو اوس دن سے
خوف کرو جسمیں کوئی نفس کسی نفس سے کچھ بھی کفایت
نہ کریگا نہ اوسکی سفارش مقبول ہوگی نہ کسی سے بدلہ
لیا جائیگا اور نہ وہ مدد دیے جائینگے مگر بعضے آدمی
کہتے ہیں کہ یہ آیت اور اس جیسی اور آیتیں کافروں کے
حق میں اوتری ہیں حالانکہ لفظ لا نکرہ آیا ہے جو عموم
و شمول پر دلالت کیا کرتا ہے پس اونکا اس شبہے کے دفعیہ
میں خدا تعالیٰ مومنوں کو خطاب فرماتا ہے کہ اے ایمان
والو جو چیز ہم نے تم کو دی ہے اوسمیں سے خرچ کرو اوس دن
کے آنے سے پہلے جسمیں بیع یعنی نہ گناہ بیچکر نیکی خریدی جائیگی
اور نہ کوئی شخص کسی کی دوستی کی وجہ سے بخشا جائیگا
اور نہ کسی کو کسی کی سفارش نفع دیگی کیونکہ اس قسم
کی شفاعت کو قبول کرنے میں جبر لازم آتا ہے پس
واضح ہوگیا کہ یہ آیت مسلمانوں کے حق میں نازل
فرمائی ہے کیونکہ خطاب انہیں سے ہوا ہے شفاعت
کی ایک دوسری قسم بھی ہے جسمیں جبر لازم نہیں آتا
اوسکی مثال یوں سمجھنی چاہیے کہ ایک خوشنویس
چور کو بادشاہ کے دربار میں لوگوں نے
حاضر کیا بادشاہ نے اوسکے ہاتھ کاٹنے کا

آوردند پادشاه دست بریدنش اجازة فرموده شخصے دیگر بحضور ملک ظاہر نمود کہ این گنہگار خط خوش می کشد اگر دستش بریده شود خوشنویس باین مملکت باقی نماند از شنیدن این خبر ارادهٔ پادشاه خود بخود مبدل میشود بغیر آنکہ کسے دیگر بروی جبر کند بلکہ شخصے دیگر بطریقے از اوصاف بیان میکند کہ شاه ازوی غافل بود خدائے عزوجل فرمود کہ این قسم شفاعت ہم بروز قیامت واقع نخواہد شد وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ ۚ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ وعبادت میکنند سوائے خدائے آنرا کہ نہ ضرر میرسند ایشانرا و نہ نفع میرسانند ایشان را و میگویند کہ ایشان شفاعت کنندگان ما اند نزد خدا تعالیٰ بگو آیا آگاہ خواہید کرد خدا را بآن چیز کہ نمیداند در آسمان و نہ در زمین پاک و برتر است خدا تعالیٰ ازان چیز کہ شریک میکنند یعنے عالم الغیب است ہر چیز را کہ در زمین و آسمان است خوب میداند و بندگان آفریدهٔ او ہستند نیز خوبیہا و عیبہائے ہر بنده را خوب میداند حاجت بیان دیگران نیست پس بہر صورت شفاعت اگرچہ جبر لازم نمے آید اما لاعلمی و نادانی آن عالم الغیب والشہادة

حکم فرمایا مگر ایک اور شخص نے بادشاه کے حضور مین عرض کی کہ یہ گنہگار خط خوب لکھتا ہے اگر اسکے ہاتھ کاٹین جائینگے تو اس شہر مین خوشنویس باقی رہے گا اس خبر کے سننے سے بادشاه کا اراده خود بخود بدل جاتا ہے اسکے کہ کوئی اوس پر جبر کرے بدل جاتا ہے اور کسی قسم کا جبر لازم نہین آتا اتنی بات ضرور ہے کہ ایک شخص مجرم کے صفون مین سے ایک ایسا وصف بیان کرتا ہے جس سے بادشاه غافل تھا خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ قیامت کے دن ہماری جناب مین اس قسم کی بھی سفارش واقع نہوگی چنانچہ فرمایا اور خدا کے علاوه او نکو پوجتے ہین جو انھین نہ ضرر دیتے ہیں نہ نفع پہنچاتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ خدا تعالیٰ کے پاس ہماری شفاعت کرنے والے ہین اے محمد تم کہدو کیا آگاہ کرتے ہو خدا کو اوس چیز سے جسکو آسمان و زمین مین نہین جانتا خدا تعالیٰ پاک اور بزرگ ہے اوس چیز سے کہ شریک کرتے ہین یعنی جو چیز زمین اور آسمان مین ہے خدا اوسے خوب جانتا ہے کیونکہ وه عالم الغیب ہے اور سب بندے اوسکی مخلوق ہین نیز وه ہر بنده کی بھلائی برائی خود ہی خوب جانتا ہے اسکے سامنے دوسرون کو بیان کرنے کی کوئی بھی حاجت نہین پس اس قسم کی شفاعت مین ہر چند کہ جبر لازم نہین آتا لیکن اوس عالم الغیب والشہادة

لازم می آید تعالی شانه ونیز شفاعت را طوری
است دیگر مثالش آنکه چهار دزدان بیکبار بحضرت
پادشاه گرفتار آمدند سه ازان بکار دزدی چالاک
واز غضب سلطانی بے باک و یکی ازان مرد بیچاره گنهگار
که اتفاقاً باغوای شیاطین باین فعل قبیح گرفتار آمده
آب از دیده همین ریزد و سر از ندامت عصیان
بر نمیدارد پادشاه معلوم کرد که این بیچاره ناگهانی
باین فعل قبیح گرفتار آمده و دزدی را شعار خود مقرر
نه نموده رحمت پادشاه بسوی عفو تقصیرش
متوجه میشود اما آئین سلطنت تقاضا نمی کند
که یکے را ببخشند و دیگران را دست ببرند آنگاه
پادشاه خود سببی میجوید و بسوی یکے از چاکران
دولت باخفا اشاره می فرماید که بحق فلان
روی شفاعت بیار تا به بخشم مجرد فهم این اشاره
یکے از مقربان مجلس جبین شفاعت می ساید
که این گنهگار را بجا علاقه ایست اگر از تقصیرش
درگذرند احسان بر احسان است بمعاینه این
حال ملک از انتقامش درگذشت در این صورت
شفاعت جبر بر پادشاه نیست بلکه عین رضا
وخواهش او همین بود که واقع شد پس در [illegible]
همین صورت متحقق خواهد شد که بآن اشاره می فرماید
مَنْ ذَا الَّذِی یَشْفَعُ عِنْدَهُ اِلَّا بِاِذْنِهِ کیست
که شفاعت کند نزد خدا تعالی مگر باجازتش

کی بے علمی اور نادانی لازم آتی ہے) اوسکی شان
اس سے برتر ہے) شفاعت کا ایک اور بھی طریقہ
ہے جسکی مثال یہ ہے کہ چار چور دفعۃً بادشاہ کے سامنے
گرفتار ہو کر آئے تین تو اونمیں سے چوری اور عیاری
کے فن میں نہایت ہوشیار اور سلطانی غضب سے
بے باک تھے اور ایک اونمیں بیچارہ گنہگار آدمی تھا جو اتفاقاً
شیطان کے مکر و فریب میں آکر اس بری فعل میں
مبتلا ہو گیا تھا اب بادشاہ کے حضور میں آنکھوں سے
آنسو بہاتا اور گناہ کی شرمندگی سے سر اوپر نہیں
اوٹھاتا ہے جب سے بادشاہ نے معلوم کر لیا کہ یہ بیچارہ
اس بری فعل میں ناگہان گرفتار ہو گیا ہے اپنی چوری
کا پیشہ مقرر نہیں کیا اسوقت بادشاہ کی مہربانی
کو اوسکی عفو تقصیر کیطرف متوجہ ہوتی ہے مگر سلطنت کا
قانون اسبات کو نہیں چاہتا کہ ایک کو بخش دیں
اور اوروں کو ہاتھ کاٹیں اسوقت بادشاہ خود کوئی
سبب ڈھونڈتا اور حاضرین دربار میں سے ایک شخص کیطرف خفیہ
اشارہ کرتا ہے کہ تو فلان شخص کی سفارش کر تا کہ میں
اوسے بخش دوں اس اشارہ کے سمجھتے ہی مقربان مجلس
میں سے ایک شخص شفاعت کی پیشانی زمین پر گھستا ہے کہ
اس مجرم کا ہم سے تعلق ہے اگر آپ اسکی تقصیر کو معاف
فرمائیں گے تو احسان آپکا ہوگا یہ حال دیکھ کر [illegible]
بادشاہ بدلہ لینے سے درگذر کرتا ہے [illegible]
شفاعت میں بادشاہ پر کوئی جبر لازم نہیں آتا ہے

پس ہیچ کس را اجازتش خواہد شد سفارش او جلوہ گر
خواہد شد و نعوذ باللہ اگر ارادۂ الٰہی بانتقام کسی
متعلق خواہد شد کہ طاقت دارد کہ دم شفاعت
بزند خدائے عزوجل را راضی باید نمود کہ شفاعت
ہم بدست او و بحقیقت شافع نیز ہمون ذات
پاک است بسوئے ہمین معنی اشارہ می فرماید
قُلْ لِلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا بگو اے محمد خاص
برائے خدا است شفاعت ہمہ یعنے شفاعت
ہم بدست کسی دیگر نیست اینست حال شفاعت
کہ بسیارے از نادان حقیقتش نمے فہمند و
طاعت غیر را از طاعت خدا تعالی زیادہ تر
میدانند پس ہیچ یکے را از انبیا و اولیا قادر
بر نفع و ضرر رسانیدن در ہیچ دنیا ندانند ہمین
معنی ازین آیہ مقصود است قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي
نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ
أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا
مَسَّنِيَ السُّوءُ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ
لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ بگو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہ نیستم توانا برائے خود نفع و ضرر رسانیدن
مگر آنچہ کہ خدا خواستہ است و اگر میدانستمے
علم غیب را ہر آئینہ بسیار جمع کردمی از جنس منفعت
و نرسیدے مین ہیچ سختی نیستم من مگر آنکہ بیم کنندہ
و مژدہ دہندہ برائے گروہے کہ یقین میدارند

بلکہ اوسکی رضا اور خواہش اسمین تھی جو واقع ہوا
سو قیامت کے دن شفاعت کی یہ ہی صورت متحقق
ہوگی جسکی طرف یون اشارہ فرماتے ہین مَنْ
ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ کہ کون شخص ہے
جو خدا تعالی کے پاس سفارش کرے مگر اوسکی اجازت
کے ساتھ پس جس شخص کے حق مین اوسکی اجازت
ہوگی اوسکی سفارش جلوہ گر ہوگی اور اگر عیاذاً باللہ
ارادۂ الٰہی کسی کے بدلے لینے پر متعلق ہوگا تو کسکو
طاقت ہوگی جو اوسکی حضور مین شفاعت کا دم
مارے پس خدا تعالی کو راضی کرنا چاہیے جسکے ہاتھ
مین شفاعت کی باگ ہے اور درحقیقت سفارش
کرنے والے بھی وہی پاک و بے پروا ذات ہے چنانچہ
اسی معنی کیطرف اشارہ فرماتے ہین قُلْ لِلّٰهِ الشَّفَاعَةُ
جَمِيعًا کہ اے محمد تم کہدو کہ خاص خدا ہی کے واسطے تمام
سفارش ہے یعنے شفاعت بھی کسی دوسرے کے ہاتھ مین
نہین ہے یہ شفاعت کا حال ہے جسکی حقیقت اور کنہ سے
اکثر نادان لوگ ناواقف ہین اور غیر خدا کی فرمانبرداری خدا کی فرمانبرداری
سے زیادہ تر جانتے ہین پس مسلمان کو چاہیے کہ پیغمبر
اور ولیون مین سے کسیکو بھی بیچ دنیا کے نفع و ضرر پہنچانے
پر قادر سمجھے چنانچہ یہی معنی اس آیت سے مقصود ہین
قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ
وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا
مَسَّنِيَ السُّوءُ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ

حاصل آنست که پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
با وجودیکه رسول اند طاقت ندارند که منفعتے
بجان خود برسانند و خود را از ضرر باز دارند و نیز حق تعالی
فرمود که بگو ای محمد که من علم غیب هرگز نمیدانم این محض خاصهٔ خدا
است اگر من دانستمی علم غیب را پس منفعت بسیار جمع کردمے
و هیچ ضرر بمن نرسیدے مثلاً اگر دانستمے که اسپ
من فردا خواهد مرد بدست کافرے فروختمے و اگر
دانستمے که بروز جنگ احد شکست خواهد شد
آنروز جنگ نکردمی ما را چند انکه شمایان میدانید
که پیغمبر ما هر که یاد میکنیم میشنود و هر چیز آینده و غایب
از نظر را میداند غلط محض است من ازین قسم
نیستم کار من ترسانیدن از عقوبت الٰهی و
مژده دادن از نعمتهاے غیر متناهی است
فقط آنکسان را که سخن ما باور میدارند کس
نمیداند که پس پشت ما چیست و شام چه
ظاهر خواهد شد و نیز بآیهٔ دیگر میفرماید وَلَا
یُحِیطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ
و احاطه نمی کنند مردمان هیچ چیز که در علم خدای
است مگر همان قدر که خدا خواست معلوم
شد که هرچه در علم پروردگار است غایب از نظر
بنده است هیچ چیز ازان بنده را معلوم نمیشود
مگر همین قدر که خدا خواهد همانقدر علم میدهد پس
این هم باختیار خدا است نه باختیار بنده تا هر چه

کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرما دیجیے کہ میں اپنی لیے نفع
و ضرر پہنچانیکی طاقت نہیں رکھتا مگر جو خدا نے چاہا اور اگر میں
علم غیب جانتا تو منفعت کی جنس سے بہت کچھ جمع کر لیتا
اور مجھکو کوئی سختی نہ پہنچتی میرا کام بجز اسکے اور کچھ نہیں
کہ میں ڈرانے والا اور جو لوگ یقین رکھتے ہیں انکو
خوشی سنانے والا ہوں اسکا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم باوجودیکہ خدا کے رسول ہیں مگر تب بھی
اپنی جان کو نفع پہنچانے اور ضرر سے باز رکھنے کی طاقت نہیں
رکھتے نیز حق تعالی فرماتا ہے کہ اے محمد تم کہدو میں ہرگز علم
غیب نہیں جانتا یہ محض خدا کا خاصہ ہے اگر میں علم غیب جانتا
تو بہت سی بھلائیاں جمع کر لیتا اور مجھکو کوئی بھی نقصان
نہ پہنچتا مثلاً اگر میں جانتا کہ کل میرا گھوڑا مر جائیگا
تو اوسے کسی کافر کے ہاتھ بیچ ڈالتا اور اگر مجھے علم ہوتا کہ جنگ
احد میں شکست ہوگی تو اوس روز جنگ نہ کرتا تم
جو ہمارے ساتھ یہ اعتقاد رکھتے ہو کہ جسوقت ہم اپنے پیغمبر
کو یاد کرتے ہیں وہ سن لیتا ہے اور ہر آنیوالی چیز کو یا جو
نظر سے غائب ہے اوسے خوب جانتا ہے محض غلط اور بیہودہ ہے
میں اس قسم کا آدمی نہیں ہوں میرا کام تو عذاب الٰہی
سے ڈرانا اور غیر متناہی نعمتوں کی خوشخبری سنانا ہے اور
یہ بھی صرف انہیں لوگوں کو جو ہماری باتوں پر یقین
رکھتے ہیں کوئی اتنا بھی نہیں جانتا کہ ہماری پیٹھ پیچھے
کیا ہے اور شام کو کیا ظاہر ہوگا نیز دوسری آیت میں
فرماتا ہے وَلَا یُحِیطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ کہ آدمی

بخواہد بفہمد   **فصل چہارم در بیان شرک**
فی العبادت باید فہمید کہ تعظیماتیکہ برای حق تعالی
مقرر کردہ اند آنرا عبادت میگویند اگر آن تعظیم را
شارع مقرر فرمودہ واگر جماعت دیگر مقرر کردہ
باشند ملحق بعبادت می نامند پس تعظیمیکہ
خدا تعالی را بجا می آرند بمخلوق نباید کرد
کہ میفرماید وَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰہِ اَنْدَادًا وَّ
اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ پس مگردانید برائے خدا
تعالی ہمسران در عمل باوجودیکہ شما میدانید
کہ کسے ہمسر او تعالی نیست یعنی شمایان
در عقیدۂ خود کسی را برابر مرتبہ خدا نمیدانید
لیکن در تعظیمات برابر میکنید از وقت آدم
تا این دم باین طور کافرے پیدا نشدہ کہ دو
خدا گفتہ باشد یا کسے مخلوق را در مرتبہ برابر خدا تعالی
دانستہ باشد در علم خود لیکن ہمین قدر میدانند
کہ بزرگان را بسبب قرب در کارخانہ الٰہی دخل است
و بسبب کثرت ریاضت اندکے از صفات
باریتعالی در ایشان پیدا گشتہ مثلاً پروردگار
اگر بیشماران پیدا میتواند کرد این بزرگان
اگر خواہند یک دو شخص را پسر بخشند واگر پروردگار
تمام عالم زمین را متہو و معذب تواند کرد این
بزرگان کسے را کہ بخدمت شان بے ادبی کند
البتہ چیزے ضرر رسانیدن میتوانند چون باعتقاد

خدا کی علم مین سی کچہہ بہی احاطہ نہین کر سکتے مگر اوسی قدر
کہ خدانی جانا معلوم ہوا کہ جو چیز خدا کو علم مین ہی وہ
بندہ کی نظر سی غائب ہے اور اوسمین بندہ کو کچہہ بہی
معلوم نہین ہوسکتا ہان جسقدر خدا چاہتا ہی اوتنا
علم دیدیتا ہی پس یہ بہی خدا کو اختیار ہے نہ بندہ کو
اختیار مین کہ جو چاہی سمجہہ لے **چوتہی فصل عبادت مین**
شرک کرنیکے بیان مین سمجہنا چاہئے کہ جو بزرگی اور تعظیم
حق تعالی کے واسطے مقرر کی ہی اوسی **عبادت** کہتے
ہین اگر یہ تعظیم شارع نے مقرر فرمائی ہی اور اگر کسی اور
جماعت نے مقرر کی ہی تو اوسکا ملحق بعبادت نام رکہتے
ہین پس جو تعظیم کہ خاص خدا تعالی کے واسطے بجا لاتی ہین وہ
مخلوق کو کرنی نہ چاہئے کیونکہ فرماتی ہین وَلَا تَجْعَلُوْا
لِلّٰہِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ یعنی خدا تعالی کے لئے
کسی کام مین ہمسر نہ بناؤ باوجودیکہ تم جانتے ہو کہ خدا کا کوئی
ہمسر نہین ہی مطلب یہ ہے کہ ای لوگو تم اپنی عقیدہ
مین خدا کے مرتبہ کے برابر کسی اور کو نہین جانتے ہو پر تعظیم
و بزرگی مین اوسکی برابر اورونکی بہی کرتے ہو آدم
علیہ السلام سے لیکر اسوقت تک کوئی کافر ایسا
پیدا نہین ہوا جسنے دو خدا کہے ہون یا اپنے علم و عقیدے
مین کسی مخلوق کو خدا کی برابر مرتبہ مین جانا ہو مگر
اسقدر جانتے تہے کہ بزرگون کو تقرب کی وجہ سے خدا کے
کارخانہ مین کچہہ دخل ہی اور کثرت ریاضت کی وجہ سے
خدا کی صفات مین سے کچہہ انمین بہی پیدا ہو گئی ہین مثلاً

مردمان این ظن فاسد مستقر شده است بهمین
سبب تعظیمات بزرگان خارج از حد بجا می آرند
و در تحصیل رضای ایشان بسیار سعی مینمایند و همین است
شرک بالله که آنرا مردود کرده اند إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ
أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ
بیشک خداتعالی نمی بخشد آنرا که شریک کند بخدا
و می بخشد کمتر ازین هر کس را که میخواهد هر که تعظیم خدا
دیگری را شریک کند باید که دست افسوس بر سر
زند و امید نجات آخرت از دل برباد سازد
تعظیماتیکه در شرع برای خداست یعنی
عبادت هرچند که بسیار است اما دو چار ازان
بیان میکنم تا دیگر آنرا بر وی قیاس نمایند
از آنجمله است ارکان صلوة که برای دیگران
نباید کرد کسیکه غیر الله را سجده کند کافر گردد که
میفرماید وَاسْجُدُوا لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ
إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ و سجده کنید آن
خدا که پیدا کرده است آنهارا که هستید شما که
همون خدارا عبادت می کنید وَارْكَعُوا
مَعَ الرَّاكِعِينَ و رکوع کنید با رکوع کنندگان
هر که پیش غیر خدا رکوع کرد یعنی بصفت رکوع
قدرا تعظیما خم کرد بشرک افتاد وَقُومُوا لِلّٰهِ
قَانِتِينَ و ایستاده شوید برای خدا فرمان بردار
یعنی دست بسته و با ادب برپا استادن

خداتعالی اگر بیشمار آدمی پیدا کرسکتا ہے تو یہ بزرگ اگر چاہین
تو ایک دو آدمیونکو فرزند بخش سکتے ہین اور اگر خداتعالی
سارے جہان کو عذاب قہر مین مبتلا کرسکتا ہے یہ بزرگ
اوس شخص کو جو انکی خدمت مین بے ادبی کرے بالفرض
کوئی نہ کوئی ضرر پہنچا سکتے ہین چونکہ آدمیونکو یہ اعتقاد بیہودہ
فاسد خیال خوب مستحکم اور مضبوط ہوگیا ہے اسلیے وہ بزرگون
کی بزرگیان حد سے زیادہ بجالاتے ہین اور اونکی رضامندی
حاصل کرنے مین بہت کوشش کیا کرتے ہین پس اسی کو
شرک باللہ کہتے ہین جسکا قرآن مین ذکر ہوا ہے کہ إِنَّ اللّٰهَ
لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ
یعنے جو شخص خدا کے ساتھ شریک کرتا ہے خداتعالی اسکی
بخشش نہین کرتا اور اوسکے علاوہ جسے چاہتا ہے بخش
دیتا ہے پس جو شخص خدا کی بزرگی مین اورون کو شریک
کرے اوسے افسوس سے ہاتھ سے سر پیٹنا اور آخروی نجات کی
امید دل سے نکال ڈالنی چاہیے شرع شریف مین جو بزرگیان
خدا کے لیے ہین یعنی عبادت ہرچند کہ وہ بیشمار ہین مگر میں
اون مین سے دو چار بیان کرتا ہون تا کہ اورون کو
اونپر قیاس کرلین منجملہ اونکی نماز کے ارکان ہین جو
دوسرونکے لیے کرنے نہ چاہیئین مثلا جو شخص خدا کے علاوہ دوسرے
کو سجدہ کریگا کافر ہوگا کیونکہ فرماتے ہین وَاسْجُدُوا
لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ یعنے
خدا ہی کو سجدہ کرو جسنے تمام چیزون کو پیدا کیا اگر تم خدا
ہی کی عبادت کرتے ہو اور فرمایا وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ

پیش غیر خدا شرک است وحیث ما کنتم
فولوا وجوهکم شطره و هرجا که باشید
پس بگردانید روئے خود را بطرف خانه کعبه
پس وقت عبادت روی گردانیدن و متوجه شدن
بسوئے قبر بزرگان تعظیماً سوائے بیت الله
شرک است و همچنین ست دعا کردن از غیر الله
که می فرماید ومن اضل ممن یدعوا من دون الله
من لا یستجیب له الی یوم القیمة وهم عن
دعائهم غافلون کدام گمراه تر است از آن
کسانیکه ندا می کنند سوائے خدا آن شخص را
که قبول نخواهد کرد او را و آنها که از ندا کردنش
غافلانند یعنی ازین قوم زیاده تر گمراهی
نیست که مردگان یا دیگر غیر الله را ندا می کنند
و ایشان هرگز جواب این گمراهان نمیدهند
میدانند که ایشان می شنوند بلکه ایشان
بیخبر اند از ندا کردن و فریاد بر آوردن این
گمراهان مردانیکه میگویند یا رسول الله و یا علی
و یا غوث الاعظم و یا حسنین و یا فاطمه و ای خواجه
و یا پیر احوال خود را ازین آیه کریمه ملاحظه
فرمایند. انک لا تسمع الموتی ولا تسمع
الصم الدعاء بیشک تو شنوا نمی کنی مرده را
و شنوا نمی کنی کر را یعنی در باب شنیدن مرده
و کر برابر است وما انت بمسمع من فی القبور

یعنی رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو لیکن جس نے غیر خدا کو سامنے
رکوع کیا یعنی رکوع کیطرح تعظیم کی جہت سے تو اس نے کفر کو حکم کیا و
ضرور شرک کر گذرا اور فرمایا وقوموا لله
قانتین کھڑے ہو خدا کے لیے فرمانبردار پس کسی کے سامنے
ہاتھ باندھکر پانوں کو بل باادب کھڑا ہونا شرک ہوا اور فرمایا
وحیث ما کنتم فولوا وجوهکم شطره یعنی جہاں
کہیں تم ہو تو اپنے مونہوں کو خانہ کعبہ کیطرف پھیرو
پس عبادت کے وقت بیت الله کے علاوہ بزرگوں
کی قبر کیطرف تعظیماً متوجہ ہونا اور منہ کرنا شرک ہے
اور اسیطرح غیر خدا سے دعا مانگنا بھی شرک ہے جیسا کہ ارشاد
ہوتا ہے ومن اضل ممن یدعوا من دون الله من لا
یستجیب له الی یوم القیمة وهم عن دعائهم
غافلون یعنی کون گمراہ زیادہ ہے اوس شخص سے کہ خدا
کو چھوڑ کر ایسے شخص سے دعا مانگتا ہے جو قیامت تک
اوسکی دعا قبول نہ کریگا دفعیہ کہ وہ انکی دعا سے محض بے خبر
ہیں پس مطلب یہ ہے کہ اس قوم سے زیادہ تر گمراہ کوئی قوم
نہیں ہے جو مردوں یا کسی اور کو خدا کے سوا ندا کرتے
ہیں اور وہ ان گمراہوں کو ہرگز جواب نہیں دیتے اور کیا
جانتے ہیں کہ وہ سن رہے ہیں حالانکہ وہ ان گمراہوں
کی دعا مانگنے اور فریاد چلانے سے محض بے خبر ہیں جو آدمی
کہ یا رسول الله اور یا علی اور یا غوث الاعظم اور یا حسنین
اور یا فاطمہ اور اے خواجہ اور اے پیر کہا کرتے ہیں اپنے
احوال کا اس آیہ کریمہ کے ساتھ موازنہ کر سکتے ہیں کہ

یعنی تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شنوا
کنندہ آن شخص را کہ در قبر است و قرآن
شریف را اگر برائے خدا خوانند عبادت
است و اگر برائے رضامندی و تقرب
غیر اللہ بخوانند شرک است روزہ کہ از
اعظم عبادت است اگر برائے غیر اللہ
گیرند خواہ تمام روزہ خواہ نیم روزہ کافر
مطلق خواہند شد ارکان حج کہ از اعظم
عبادت است اگر بجائے دیگر ادا نماید کفر است
صریح باید کہ گرد قبرے یا خانہ سوائے خانہ
کعبہ نگردند کہ میفرماید وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ
الْعَتِيقِ باید کہ طواف کنند باین خانہ قدیم
و درمیان دو مکان سوای صفا و مروہ نباید
دوید و جانور را سوائے خدا تعالی برائے
دیگر ذبح نباید کرد ہمچنین است سر تراشیدن
و صورت زایران نمودن و دیگر ارکان حج
نیز برین قیاس باید کرد و بہترین طاعات
زکوٰۃ است و انفاق فی سبیل اللہ نقد و جنس
و یا طعام اگر بنام مردگان و نیاز بزرگان یا
جن و پری و ملائکہ یا دیگر غیر اللہ باشد شرک
است و خوردن آن طعام ناجایز قال اللہ
تعالی حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ
وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ حرام

إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ یعنی
تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مردے کو سُنا سکتے ہو
نہ بہرے کو یعنی سننے کو حقیقی مردہ اور بہرہ برابر ہے
وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ اور نہ تم ان لوگوں
کو سُنا سکتے ہو جو قبروں میں ہیں اسیطرح قرآن مجید
محض خدا کے واسطے پڑھنا عبادت ہے اور غیر خدا کی رضامندی
اور تقرب کے واسطے پڑھنا شرک روزہ جو ساری عبادتوں
سے بڑی عبادت ہے اگر غیر خدا کے واسطے رکھیں خواہ سارا
روزہ یا آدھا کافر مطلق ہونگے اسیطرح حج جو تمام عبادتوں
سے افضل ہے اگر کسی اور کے واسطے ادا کریگا صریح کفر میں
مبتلا ہوگا خانہ کعبہ کے علاوہ کسی قبر یا گھر کے گرد گھومنا
نہ چاہیئے کیونکہ خدا تعالی فرماتا ہے وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ
الْعَتِيقِ یعنی اسی قدیم گھر کا طواف کرنا چاہیئے اور صفا
مروہ کے سوا کسی مکان میں دوڑنا نہ چاہیے اور جانور
خدا تعالی کے علاوہ کسی اور کے لئے ذبح نہ کرنا چاہیئے
اسیطرح سر منڈانا اور زیارت کرنے والوں جیسی صورت بنانا نہ چاہیئے
اور دوسرے ارکان حج کو اسی پر قیاس کر سکتے ہیں اور تمام
بندگیوں میں بہتر بندگی زکوٰۃ اور خدا کی راہ میں مال
صرف کرنا ہے پس اگر کوئی نقد و جنس یا کھانا مردوں کے
نام یا بزرگوں کی نیاز یا جن پری اور فرشتے یا خدا
کے سوا کسی اور کے واسطے ہو تو شرک ہے اور اسکا کھانا ناجائز
اللہ تعالی فرماتا ہے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ
وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ یعنی تم پر مردہ

کرده شد بر شما یان مرده وخون وگوشت خوک
و هر چیز که آواز کرده شد برای غیر خدا بآن چیز مثالش
آنکه در حضور پادشاه رعیتی نذر پیش غلام پادشاه برد
باآنکه پادشاه خود معبود هست پس لابد آن رعیت
بمعرض عتاب سلطانی همی افتد و نذر ش را
نیز بر خاک مذلت می اندازد و اگر آن غلام قبول
کرده باشد آنهم بمحل غضب در آید و اگر انکار کرده
باشد نقصان باو نمیرسد پس آن نذر را که
بر خاک مذلت افتاده است شخصی دیگر قصد
گرفتن نماید لابد بمقام غضب سلطانی در آید
پس ظاهر شد با وجود حاضر بودن آن ملک
حقیقی اگر نقدی یا طعامی نذر غیر الله نماید
گرفتن و خوردن آن نا جایز بود درین حزو زمان
اکثر مردمان قرآن برای تقرب مردگان میخوانند
و طعام نذر بزرگان میدهند و نقد بنام غیر الله
میدهند چنانکه این جمله عبادات موحدان محض
برای خدا می کنند چون مردمان سوال
می کنند که چرا مرتکب این امر شرک عظیم میشوید
عوام الناس جوابهای بیهوده و کلمات جهالت
بر زبان می آرند و می گویند بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا
عَلَيْهِ آبَاءَنَا کلام شما قبول نکنیم بلکه عمل میکنیم
و پیروی مینمائیم آن چیز را که جمع یافته ایم بر آن پدران
خود را یعنی از گفته شما رسوم جد و پدر نمیگذاریم

اور خون اور سور کا گوشت اور جس چیز پر غیر خدا کا نام پکارا
جاوے حرام ہے اسکی مثال یون سمجھئے کہ کوئی رعیت
بادشاہ کے سامنے اوسکے غلام کے پاس نذر لے گیا باوجودیکہ
بادشاہ خود معبود ہے پس ایسے وقت بالضرور وہ
شخص غضب سلطانی کے محل مین پڑیگا اور بادشاہ
اوسکی اس نذر کو خاک ذلت پر ڈالے گا پھر اگر یہ
نذر غلام نے قبول کر لی ہو تو وہ بھی محل غضب بادشاہی
ہوگا البتہ اگر غلام نے اوس کو قبول کرنے سے انکار کیا ہے
تو اوسکو کوئی نقصان نہ پہنچیگا پھر اوس نذر کو جو ذلت
کی خاک پر پڑی ہوئی ہے اگر کوئی اور لینے کا ارادہ
کریگا تو وہ بھی ضرور بادشاہی غضب مین گرفتار ہوگا پس
معلوم ہوا کہ باوجود ہونے اوس حقیقی بادشاہ کے اگر کوئی نقد یا
کھانا غیر خدا کی نذر کرے تو اوس کا لینا اور کھانا بالکل ناجائز
ہے اس زمانہ مین اکثر آدمی مُردون کی قربت کے واسطے
قرآن پڑھتے اور کھانا بزرگون کی نذر دیتے ہین اور
نقدی غیر خدا کے نام پر صرف کرتے ہین جیسا کہ موحد لوگ
یہ سب عبادتین محض خدا کے واسطے کرتے ہین جب آدمی ان سے
سوال کرتے ہین کہ تم اس شرک عظیم کے کیون مرتکب ہوتے ہو تو
عوام الناس تو بیہودہ جواب دیتے اور جہالت بھرے کلمے زبان
پر لا کر کہتے ہین بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ہم تمہارا
کہنا نہ مانینگے بلکہ جس چیز پر ہم نے اپنے باپ دادا کو جمع
پایا ہے اوسی پر عمل کرینگے اور اوسکی پیروی بجا
لاوینگے یعنی تمہارے کہنے سے ہم اپنے باپ دادا کی رسمین نہ چھوڑینگے

هر دمانیکه سابق مرتکب این امور شده اند هیچ
مصلحتی فهمیده باشند بجواب ایشان خدای
عز وجل مے فرماید اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ
شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ بگو اگر آبائے شما باشند
که فهم نمیکردند چیزی را و هدایت نیافته باشند بسوئے
توحید چه جائے تعجب است یعنے فقط رواج
آبا و شما برائے محمود بودن آن عمل دلیل نیست
تعجب نکنید در گمراهی پدران خود اگرچه بظاهر
دلق در بر داشته باشند و بعضے مردمان
که روز چند کتاب بینی کرده اند حیلتها شرعی
اظهار مینمایند که ما قرآن بزرگان نمیخوانیم و طعام
بنام غیر الله نمیدهیم و جانور برائے بزرگان ذبح
نمے کنیم بلکه این امور حسنه محض برائے خدا
میکنیم و ثوابش به بزرگان مے بخشیم تامل نیک
باید نمود که ایشان حیله گران اند اگر برائے خدا مے
میکنند چرا تخصیص ماه مے نمایند مثل محرم و
ربیع الثانی و جمادی الاول و شعبان و غیره و
چرا تخصیص طعامهائے مرغوب بزرگان مے
نمایند مثل پلاؤ و مالیده و غیره و حصه باموال
خود چرا مقرر مے کنند که او را قبل از ایام مقرره
اندک هم نمد صرف نمے کنند و جانوریکه ذبح
مے کنند چرا ابروے نشان مے بندند و
پیش قبور مے برند این همه شرک خالص است

آخر پہلے لوگ جو اس کام کو کر گئے ہین او نہون
نے بھی تو ہمین کچھ لی نہ کوئی مصلحت سمجھی ہوگی اون کے
جواب مین خدا تعالی فرماتا ہے وَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا
يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ کہ ای محمد تم ان سے کہدو
بھلا اگر تمہارے باپ دادا کسی بات کے سمجھتے ہون اور توحید
کیطرف راہ یاب نہون تو کیا تعجب کی بات ہے یعنے
صرف تمہارے باپ دادا کی رسم و رواج اس کام کو
پسندیدہ ہونے کی دلیل نہین ہے اپنے باپ دادا کی گمراہی
مین تعجب نہ کرو اگرچہ بظاہر گدڑی پوش ہی ہون
اور بعضے آدمی چند دن کتابون کا مطالعہ کر کے شرعی
حیلہ ظاہر کرنے لگتے ہین کہ ہم قرآن بزرگون کے لئے
نہین پڑھتے غیر خدا کے نام پر کھانا نہین دیتے
بزرگون کے واسطے جانور ذبح نہین کرتے بلکہ یہ سب نیک
کام محض خدا کیواسطے کرتے اور اوسکا ثواب بزرگون
کو بخشتے ہین غور کرنا چاہئے کہ یہ لوگ حیلہ گر نہین
تو اور کون ہین بھلا اگر خدا کے واسطے کرتے ہین تو
مہینہ کی تخصیص جیسے محرم میران جی مدار شب برات
وغیرہ کی کیون کرتے ہین اور جو کھانے اون بزرگون
کو مرغوب ہوتے ہین جیسے پلاؤ مالیدہ وغیرہ کو کیون
خاص کرتے ہین اور اپنے مالون مین حصہ کیون مقرر
کرتے ہین کہ ایام مقررہ سے پہلے کچھ بھی صرف نہین کرتے
اور جس جانور کو ذبح کرتے ہین اوسپر کیون نشان لگا
اور قبرون کو سامنے لیجاتے ہین یہ سب تین خالص شرک کی ہین

که شیطان بحیله و فریب بخشیدن ثواب بدل
آنها انداخته است بسبب اینکه آن ملعون
بحضور پروردگار وعده کرده است قَالَ
لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا
وَلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ
آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ
اللهِ وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللهِ
فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِينًا گفت شیطان
از خدای عزوجل که بیشک خواهم گرفت از بندگان
تو حصه مقرر کرده شده و بیشک گمراه خواهم کرد
آنها را و به تحقیق آرزوے باطل بدل آنها
خواهم انداخت و بیشک حکم خواهم کرد ایشانرا
پس بشگافند گوشهاے چهارپایان
را و هر آینه حکم خواهم کرد پس باید که متغیر کنند
خلق خدا را و هر کسیکه بگیرد شیطان را دوست
سواے خدا پس بیشک در نقصانے افتاد
نقصانے ظاهر یعنے شیطان وعده کرده
است که از بندگان تو حصه مقرر خواهم کرد
باینطور که هر سال در ده صد روپیه اینقدر نیاز
غیر الله بدهند یا هر سال اینقدر غله بنام فلان
بزرگ جدا نمایند و آرزوے باطل بدلها
ایشان انداخته است مثلاً این مضمون که هر شخص
نیاز این بزرگان ادا خواهد کرد ضرور این

که شیطان نے حیلا اور فریب سے اون کے دلون مین
ثواب کا بخشنا اور اوسکا عطا کرنا ڈالدیا ہے کیونکہ وہ
ملعون خدا کے سامنے وعدہ کر چکا ہے قَالَ لَاَتَّخِذَنَّ
مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا وَلَاُضِلَّنَّهُمْ وَ
لَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ
وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللهِ وَمَنْ يَتَّخِذِ
الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا
مُّبِينًا خدا تعالی کی حضور مین شیطان بولا کہ
بلا شبہ مین تیرے بندون سے ایک مقرر و معین حصہ لونگا
اور بیشک مین اونھین گمراہ کرونگا اور اون کے
دلون مین جھوٹی آرزوئین ڈالونگا اور مین اونھین
جانورون کے کان پھاڑنے کا حکم کرونگا مین اونھین
حکم کرونگا وہ خدا کی پیدایش کو بدل ڈالین گے
خدا تعالی فرماتا ہے وہ جو شخص خدا کے سوا شیطان
کو دوست رکھیگا بلا شبہ وہ صریح اور
ظاہر نقصان مین پڑیگا یعنے شیطان نے
وعدہ کیا ہے کہ مین تیرے بندون سے
باین طور حصہ مقرر کرونگا کہ ہر برس دو سو روپیہ مین سے
مین اسقدر خدا کے غیر کی نیاز چڑھائین یا ہر برس
اتنا غلہ فلان بزرگ کے نام پر علیحدہ کرین اور
اون کے دلون مین باطل آرزوئین ڈالی ہین
مثلاً یہ مضمون سمجھا یا ہے کہ جو شخص ان بزرگون
کی نیاز ادا کرے گا تو یہ بزرگ اوسکی ضرور

بزرگان شفاعت کرده بجنت خواہند برد
وحکم مے کنند تا خلقت خدائے را متغیر
مے کنند باینطور که خود را خواجه سرا
کنند یا ریشہا ر خود را بتراشند یا بطور دیگر
خود را منقلب کنند نعوذ باللہ منہا این
ہمہ مکر شیطان است که بتقریب ثواب
بخشیدن بخاطر مردمان شرک مے اندازد و
وعده ہائے خود را ایفا مے نماید و اگر
از مردمان ثواب ختم قرآن طلب نمایند
به بخشیدنش تامل نمے کنند و اگر یک روپیہ
بخواہند ہزار حیلہ درمیان آرند پس ثواب
آخرت در دل اینہا قدر و وقاری ندارد
که بے تکلف بدیگران مے بخشند بحدیث
مذکور است که بروز قیامت شخصے را نیکی
وبدی بمیزان عدالت برابر خواہد شد حکم
خواہند کرد که یک عمل خیر دیگر بیار تا نیکی تو
زیاده شود و مستحق جنت شوی پیش ہر یک
عزیز دست التجا دراز خواہد کرد مادر و پدر و زن
و فرزند به بخشیدن یک عمل خیر اعراض خواہند
نمود امروز چه بے باکی است که بخشیدن
ہزارہا عمل خیر دریغ نمے کنند مگر قدر اعمال
وخوف آخرت نمیدارند و اعمال را بس
خفیف و سبک مے انگارند و حقیقت ثواب

شفاعت کرکے جنت ہین داخل کرینگے
نیز شیطان حکم کرتا ہی کہ لوگ خدا کی سدا کش کو
اسیطرح بدل ڈالتے ہین کہ اپنے کو خواجہ سرا بنالیتے
یا ڈاڑہیون کو منڈوا ڈالتے یا کسی اور طرح اپنی شکل
پلٹ لیتے ہین نعوذ باللہ منہا پس یہ سب شیطان
کے داؤ ہین اور ثواب عطا کرنیکے تقرب سے
آدمیون کے دلون مین شرک ڈالتا اور اپنے
وعدون کے پورا کرنے مین کوشش کرتا
ہے دیکھئے اگر آدمیون سے قرآنمجید کے
ختم کا ثواب طلب کرتے ہین تو اسکو دینے
مین کچھ بھی تامل نہین کرتے اور ایک روپیہ
مانگئے پر ہزارون حیلے پیدا کرتے ہین پس
ان لوگون کے دلون مین آخرت کا ثواب کوئی
وقعت قدر نہین رکھتا کیونکہ بیتکلف اورون کو بخشدیتے
ہین ایک حدیث مین آیا ہی کہ قیامت کے دن
ایک شخص کی نیکی اور بدی میزان عدالت مین
برابر اوترینگی حکم ہوگا کہ ایک بھلائی اور لے آ
تاکہ تیری نیکی زیادہ ہوجائے اور جنت کا مستحق ہو
پس یہ شخص ہر ایک عزیز کے آگے التجا کا ہاتھ پھیلائیگا
مگر مان باپ اور جورو بچے ایک بھلائی تک دینے مین انکار
کرینگے غرضکہ ایک نیکی ڈھونڈہے نہ ملیگی آج کیا شوخ چشمی
اور بیخوفی ہی کہ ہزارون نیکیون کے بخشنے مین بھی دریغ
نہین کرتے مگر بات یہ ہی کہ یہ لوگ اعمال کی قدر اور آخرت

بخشیدن باید فہمید کہ نزد بعضے علما ثواب
از بخشیدن دیگر بدیگر نمیرسد بدلیل قولہ تعالیٰ
لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ خاص
برائے اوست ہرچہ کسب کردہ است و
بروست ہرچہ کسب کردہ ونیز از بسیاری
از آیات واحادیث بر ہمین معنی دلالت
میدارد ونیز مخالف قیاس است کہ نزد
قبولیت و عدم قبولیت عمل بجناب پروردگار
ظاہر نشدہ وجزا در دست این شخص موجود
نیست بدیگران چہ مے بخشد ونزد بعضے
علما مثل ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ثواب
اعمال بدنی مثل نماز و روزہ وغیرہ بدیگران
نمیرسد وثواب عبادت مالی مثل طعام خورانیدن
وچاہ کندیدن وپل بستن بعد از بخشیدن
مردمان بدیگران میرسد قیاس بر اینکہ جملہ
علما متفق اند کہ اداے دین دیگران بعذا
آخرت برائے مردگان رہائے میشود
ونقل است کہ از پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
یارے پرسید کہ مادرم مردہ است میخواہم
کہ چیزے بکنم کہ بکارش آید حضرت بکندن
چاہے اشارہ فرمود اما جملہ اہل علم متفق اند
بر اینکہ بخشیدن اعمال بدیگران بسیار ومتواتر
اصحاب منقول نیست باوجودیکہ از مادران

کا خوف نہین رکھتی بلکہ اعمال کو نہایت خفیف اور
ہلکا جانتی ہین اب ثواب کے بخشنے کی حقیقت سمجھنی چاہیے بعضی
علما کہتے ہین کہ ایک شخص کا ثواب دوسرے شخص
کو نہین پہونچتا اوسپر دلیل خدا تعالیٰ کا قول
لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ہے یعنے ہر ایک کے
لیے اوسی چیز کا نفع ہے جو اوسنے کمایا اور خاص اوسی کا
ذمہ ہے جو اوسنے حاصل کیا علاوہ اسکے اور بہت سی
آیات و احادیث اسی معنی پر دلالت کرتے ہین اور
قیاس کو مخالف بھی ہے کہ آج تک جناب الٰہی
مین عمل کا قبول ہونا اور نہ ہونا ظاہر نہین ہوا اور
جزا اس شخص کے ہاتھ مین نہین ہے تو دوسرون کو
کیا بخش سکتا ہے اور بعض علما جیسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کے نزدیک بدنی اعمال کا ثواب جیسے نماز روزہ
وغیرہ دوسرون کو نہین پہونچتا ان عبادت مالی
کا ثواب جیسے کھانا کھلانا کنوان کھودانا
پل بنوانا جو شخص خدا کے واسطے آدمیون کے بخشنے سے
دوسرون کو ثواب بھی باین قیاس پہونچتا ہے کہ تمام
علما متفق ہین کہ قرضدارون کے قرض ادا کرنے سے مردون
کے عذاب آخرت سے رہائی ہوتی ہے اور منقول ہے کہ
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی صحابی نے دریافت کیا
کہ میری مان مر گئی ہے مین اوسکے لیے کوئی ایسی چیز
کرنا چاہتا ہون جو اوس کے کام آئے حضرت نے
کنوان کھودنے کا اشارہ فرمایا لیکن تمام اہل علم

و پدران و بزرگان محبت بسیار میداشتند و
حقوق آنها خوب می شناختند چندانکه مایان
نمی شناسیم ثابت نیست که اکثر این عمل بفعل
آورده باشند چنانکه با ین حد زمان بکثرت
می کنند و علما جمله متفق اند بر اینکه در بخشیدن
اعمال بمردگان اگر هست نفع قلیل است
اگر شخصے بزندگانی خود یک پول بدہد
بهتر از آن است که پس از وی لکهه پول بدهند
اگر شخصے تمام عمر خود را بتحصیل دنیا برباد
داده باشد و یک عمل خیر نکرده و خدائے
او از و راضی نشده ممکن نیست که بعد از
مردنش اعمال خیر پس وے روانه کنند و
او را از عذاب آخرت خلاص نمایند بلبل
شیرازی همین نغمے سراید بیت برگ
عیش بگور خویش فرست * کس نیارد ز پس تو
پیش فرست * علاوه ازین اینست که بخشیدن
ثواب اعمال اگرچه درست است لیکن موجب
شرک است بسبب اینکه عوام الناس فرق
نمی کنند در اینکه ثواب عبادات به بزرگان
می بخشیم یا خود عبادت برائے تقرب بزرگان
و رضاء ایشان میکنیم آخر عبادات بنام
غیر الله می کنند و مشرک میشوند پس درین
زمان که کثرت اعمال شرک است خواص را

اسبات پر متفق ہین کہ انہی کامونکا اور انکو ثواب بخشنا
بہت سی متواتر صحابیون سی منقول نہین ہی باوجودیکہ
وہ حضرات مان باپون اور بزرگون سی اس درجہ
محبت کرتے اور اون کی حقوق اسقدر پہچانتے
تھے جس قدر کہ ہم نہین پہچانتے مگر اس فعل کا
عمل مین لانا اکثر حضرات سے ثابت نہین ہوا جیسا
اس زمانے کے لوگ اس فعل کو بکثرت کیا کرتے ہین نیز
ساری علما کا اتفاق ہی کہ مردون کو اعمال کا ثواب
بخشنے مین اگر نفع ہی بھی تو بہت ہی تھوڑا ہی اگر کوئی
آدمی اپنی زندگی مین ایک پیسہ خرچ کرے تو اوسکے
پیچھے لاکہ پیسون کی خرچ کرنے سی بہتر ہی اسیطرح
اگر کسی آدمی نے اپنی ساری عمر کو دنیا کی حاصل کرنے
مین ضایع اور برباد کر ڈالا اور کوئی بھی بھلا
کام نہ کیا جسکی وجہ سی خدا اوس سی ناراض ہی
تو ممکن نہین کہ اوسکے مرنے کے پیچھے اور لوگ اعمال
خیر بجا لائین اور وہ اوسکو آخرت کے عذاب سے چھڑا لین بلبل
شیرازی یون نغمہ سرا ہوتا ہی * سامان عیش
اپنی قبر مین آپ بھیج * کیونکہ کوئی کسی کی کام
نہین آتا ہی تو آپ مرنے سی پہلے بھیج * اسکی علاوہ
یہ بات بھی ہی کہ اگرچہ اعمال کا ثواب مردونکا بخشنا درست
ہی لیکن شرک کا موجب بھی ہی کیونکہ عوام الناس تمیز
نہین کرتے ہم ان عبادتون کا ثواب بزرگون کو
بخشتے ہین یا خود بزرگون کی قربت و رضامندی

بایدکه ازین چنین اعمال تغافل و چشم پوشی
نمایند تا در شرک بسته شود و ثابت است که
بخشیدن ضرور نیست و اگر گمان فایده است
نیز بسیار قلیل چه ضرور است که بارتکاب
امثال این امور در شرک بکشایند و بگمان فایدهٔ
قلیل هزارها مومن را راه جهنم بنمایند از دیدن
قبور موت خود بیاد می آید و دنیا سراب می
نماید با این همه جناب رسالتمآب صلی الله علیه
و آله و صحابه و من تبعهم اجمعین اولاً همه کسان را منع
فرمود که کسی قبر را نه بیند و پیشش نرود بجهت
اینکه مردمان تعظیمات قبور از حد زیاده بجا
می آوردند چون ایام جاهلیت رفت و مردمان
موحدان شدند و تعظیمات قبور موقوف
کردند مردان را بدیدن قبور اجازت مثلاً
زنان را هنوز منع است که زنان ناقص العقل
میشوند ضرور بالضرور تعظیم خلاف شرع یا
نوحه خواهند کرد و بحق زن نوحه کننده ورود زجر
و وعید عذاب آخرت وارد شده است و اگر
شخصی را منظور باشد که فائده ارواح انبیا و اولیا
و پیران و مجتهدان یا مادر و پدر برسد طریقش
ازین بهتر نیست که محض خالصاً لله اعمال خیر و
عبادات ادا نماید بدل و جان مطیع فرمان الهی
گردد و ثواب عبادات بکسی نه بخشد بلکه خود هم

کی واسطے عبادت کرتی ہین پھر یہی انجام کار غیر خدا کی نام
کی عبادت کرنی لگتے اور مشرک بنجاتے ہین چونکہ اس
زمانہ مین اعمال شرک کی کثرت ہے لہذا عام لوگون کو
مناسب ہے کہ اس قسم کے کامون سے غفلت اور چشم پوشی
کرین تاکہ شرک کا دروازہ بند ہوجاوے اور یہ بات
ثابت ہوچکی ہے کہ اپنی اعمال غیر کو بخشنے ضرور نہین
اگر اسمین فائدہ خیال کیا جاسکتا ہے تو بہت ہی تھوڑا
پس ان جیسے کامون سے شرک کا دروازہ کھولنا کیا
ضرور ہے اور تھوڑے سے فائدہ کے خیال پر ہزارون
مسلمانون کو دوزخ کا رستہ دکھانے سے کیا فائدہ
ہے قبرون کو دیکھنے سے ہرچند کہ اپنی موت یاد آتی اور دنیا
سراب معلوم ہوتی ہے مگر پھر بھی جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے پہلے پہل سب کو منع فرمایا کہ کوئی شخص
قبر کی زیارت نکرے اور اوسکے سامنے جاکر کھڑا نہ ہو صرف
اس واسطے کہ اُس زمانہ کے آدمی قبرون کی تعظیمین حد سے
زیادہ بجالاتے تھے لیکن جب جاہلیت کا زمانہ گذر گیا
اور موحد آدمی پیدا ہوے اور قبرون کی تعظیمین
موقوف کردین تب صرف مردون ہی کو قبرون کی زیارت
کی اجازت ہوئی پر عورتون کو وہی ممانعت باقی
رہی وجہ یہ عورتین ناقص العقل ہوتی ہین وہ قبرون پر
جاکر ضرور بالضرور کوئی خلاف شرع تعظیم یا نوحہ
کرینگی اور نوحہ کرنے والی عورت کے حق مین وعید عذاب
آخرت وارد ہوئی ہے اگر کسی شخص کو منظور ہو

نخواہد بدل اینقدر دارد کہ برائے رضامندی
وخوشنودی مالک خود این کار کردہ ایم و مزد
درکار نداریم بلکہ رحمت و عنایتش برائے بخشش
ما یان کفایت میکند چنانچہ خواجہ حافظ رحمۃ اللہ
تعالی علیہ میفرماید بیت تو بندگی چو گدایان
بشرط مزد مکن ۔ کہ خواجہ خود روش بندہ پروری
داند خدا تعالی این مومن را اجر بسیار خواہد
داد و نیز ذوی الحقوقش ثواب خواہد رسانید
کہ باحادیث صحیح آمدہ است کہ ثواب اعمال
اولاد با آبا و اجداد بغیر از بخشیدن میرسد و
ثواب عامل نیز کم نمیشود و بہمین طور ثواب
اعمال شاگردان باستادان علم ظاہری یعنے
علماء و مجتہدین و استادان علم باطنی یعنے
پیران طریقت برسد مناسب است کہ آدم
مطیع پروردگار شود چون خدا تعالی ازین
بندہ راضی خواہد شد و مقبول بارگاہ خود کرد
از احوال ذوالحقوق این بندہ کہ دلش برائے
بخشایش وے متعلق است غفلت کلی نخواہد
کرد فصل پنجم در بیان ملحق بعبادت باید دانست
کہ سوائے شارع علیہ الصلوۃ والسلام اقوام
دیگر تعظیماتیکہ برائے خدا مقرر نمودہ اند اگر
شخصے آنرا تعظیما پیش غیر اللہ ادا نماید مشرک
میشود چرا کہ این ہمہ ملحق بعبادت اند مثلا شخصی

کہ ہم سے انبیا اولیا یا پیرون یا مجتہدون یا ماں باپ
کسی قسم کا فائدہ پہنچے تو وے اس طریقہ سے بہتر اور کوئی
طریقہ نہیں کہ محض خالص خدا کے واسطے بھلے کام اور عبادت
بجا لاوے اور دل و جان سے فرمان الہی کا مطیع ہو کر عبادتون
کا ثواب کسیکو بخشے بلکہ خود ہی اونکا ثواب پہنچا ہے یا ان
دلمیں صرف اسقدر خیال کرے کہ ہم نے محض اپنے مالک کی
رضامندی او خوشنودی کے واسطے یہ کام کیا ہے اسکی مزدوری
اور اجرت ہمیں درکار نہیں بلکہ اوسکی رحمت و عنایت
ہماری بخشش کے واسطے کافی ہے جیسا کہ خواجہ حافظ رحمۃ اللہ
فرماتی ہین ۔ تو گدا اونکی طرح مزدوری کی شرط پر بندگی
نہ کر کیونکہ سردار بندہ پروری کا طریقہ آپ جانتا ہے
اس طریق پر خدا تعالی اس مسلمان کو بہت سا اجر دیگا
اور اوسکے حقدارون کو بھی ثواب پہنچائیگا کیونکہ صحیح
حدیث میں آیا ہے کہ اولاد کے عملونکا ثواب باپ دادا کو
بدون بخشے پہنچتا ہے اور کرنیوالیکا ثواب بھی کم
نہیں ہوتا اسیطرح شاگردون کے عملونکا ثواب علم
ظاہری کے اوستادون یعنی عالمون او مجتہدون
اور علم باطنی کے مرشدون یعنی پیران طریقت کو پہنچتا
ہے پس مناسب ہے کہ آدمی اپنے پروردگار کا فرمانبردار
ہو کیونکہ جب خدا تعالی اس بندہ سے راضی ہوگا اور
اپنی بارگاہ کا مقبول بنائیگا تو اس بندہ کے حقدارون
کے احوال سے کہ اسکا دل اونکی بخشایش کے ساتھ متعلق ہے
بالکل غفلت نہ کریگا پانچوین فصل اون چیزون کے

پیش بزرگی یا قبرے بیک پا استادہ شود
یا سر خود را زیر کند و پائے خود را بالا کشد
بشرک جلی گرفتار خواہد شد یا تعظیمے جدید اختراع
نماید کہ سوائے خدا لایق قدر بزرگان نیست
البتہ مشرک خواہد شد چنانکہ مردمان بسوے
قبور قدمے چند میروند و باز ایستادہ میشوند
و کج شدہ باز پس مے آیند و بطرف آن
قبر پشت نمیکنند بلکہ بطرف پشت گامے
نہند و باز آیند و امثال این ہم برین قیاس
باید کرد بعضے مردمان میگویند کہ ما بان بزرگان
را شریک خدا نمیدانیم و حل مشکلات از ایشان
نمیخواہیم بلکہ ایشان مقربان بارگاہ الہی ہستند
ما را قریب از خدا خواہند کرد باعث ہمین است
کہ تعظیمات ایشان زیادہ از حد بجا مے آریم
بجواب ایشان حق سبحانہ و تعالی میفرماید
وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ
اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ
فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ
مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ آنانکہ دوست گرفتند
بجز خدا گفتند کہ عبادت نمے کنیم ایشان را
مگر برائے اینکہ نزدیک کنند ما یان را بسوے
خدا در مرتبہ قرب ہر آئینہ خدا حکم مے کند میان
ایشان بچہ کہ اختلاف داشتند ہر آئینہ خدا راہ نمے نماید

بیان ہین جو عبادات کی مشابہ ہین جاننا چاہئے کہ شارع
علیہ السلام کی علاوہ اور لوگون کی جو تعظیمین خدا کی واسطے مقرر
کی ہین اگر کوئی شخص او نہین غیر خدا کی ساتھ تعظیما بجا
لائیگا مشرک ہوگا کیونکہ عبادات کے مشابہ ہین مثلاً کوئی
شخص کسی بزرگ یا قبر کی آگے ایک پائون کی بل کہڑا ہوگا
یا سر نیچے اور پائون اوپر کریگا تو شرک جلی مین گرفتار ہوگا
یا کوئی ایسی نئی تعظیم پیدا کرے جو خدا کی علاوہ بزرگون
کی قدر کے لایق نہو تو بھی مشرک ہوگا جیسا کہ بعض
آدمی قبرونکی طرف چند قدم چلتے پہر ٹہر تے اور ٹیڑہے ہو کر پہر
آتے ہین اور اوس قبر کی طرف پیٹھ نہین کرتے بلکہ
پچھلے قدم ہٹکر آتے ہین اسیطرح ان جیسے اور کامون
کو اسپر قیاس کرنا چاہئے بعضے آدمی کہنے لگتے ہین کہ ہم
بزرگون کو خدا کا شریک نہین جانتے اور نہ اون سے
مشکل کشائی کی خواستگار ہوتے ہین بلکہ وہ لوگ چونکہ
دربار الٰہی کی مقرب ہین تو ہم کو بھی خدا سے قریب کردینگے اسیواسطے
ہم اونکی تعظیم حد سے زیادہ بجا لاتے ہین حق تعالی اونکے
جواب مین فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ
مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ
بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ
مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ جو لوگ خدا کی علاوہ اور
لوگون کو دوست رکھتے ہین کہتے ہین ہم انکو صرف
اسواسطے پوجتے ہین کہ یہ ہمکو مرتبہ قرب مین خدا کی
طرف نزدیک کردینگے خدا تعالی انمین حکم کرتا ہے

کسے راکہ دروغ گوئی کافرست یعنی درمیان
موحدان و مشرکان اختلاف است موحدان
میگویند کہ این اعمال شرک است از خدا
دور مے افگند و مشرکان میگویند کہ این
تعظیمات بزرگان موجب قرب خدا است
خداوند تعالی فرمود کہ ما حکم مے کنیم درمیان
اختلاف شمایان و قول فصل میگوئیم مشرکان
کاذب اند در قول خود کہ میگویند کہ ما تعظیم و
عبادت بزرگان نمے کنیم مگر برائے اینکہ
مارا از خدا قریب مے کنند بلکہ عبادت بزرگان
برائے دفع بلا اینہا میکنند و بزرگان را قادر رفع حوائج
میدانند و غیر اللہ را دوست داشتن و عبادتش
کردن آدم را کافر مے کند چگونہ موجب قرب
الٰہی خواہد شود ہدایت بدست خدا است
و او تعالی ہدایت نخواہد کرد این مشرکان دروغ
گوئی را کہ میگویند قریب کردن از خدا تعالی
باختیار بزرگان نیست إِنَّكَ لَا تَهْدِي
مَنْ أَحْبَبْتَ را فراموش مے کنند

فصل ششم در بیان اشراک فی العادت

باید دانست کہ موحدان را عادت دیگر
مے باشد و مشرکان را دیگر موحدان در
نشستن و برخاستن و بپہلو گردانیدن
نام خدا لے بیاد مے آرند یعنی یا اللہ

جس چیز مین کہ یہ اختلاف کرتے ہین البتہ خدا راستہ
پر نہین لگاتا اوس شخص کو کہ جھوٹا اور کافر
ہے یعنے موحدون اور مشرکون مین اختلاف
ہے موحد کہتے ہین کہ یہ اعمال شرکیہ ہین خدا
سے دوری پیدا کرتے ہین مشرک کہتے ہین کہ یہ
بزرگون کی تعظیمین خدا کی قربت کا موجب ہین خدا
تعالی نے فرمایا کہ ہم تمہارے اختلاف مین صاف
حکم اور فیصل قول بیان کرتے ہین کہ مشرک اپنے
قول مین محض جھوٹے ہین اگرچہ بظاہر کہتے ہین
کہ ہم بزرگون کی تعظیم و عبادت صرف اسلئے کرتے
ہین کہ وہ ہم کو خدا سے قریب کر دینگے مگر درحقیقت بلا
کسی دفعیہ کے اسلئے بزرگون کو عبادت کرتے ہین اور
حاجتون کے پورا کرنے پر اونہین قادر جانتے ہین حالانکہ غیر
خدا کو دوست رکھنا اور اوسکی عبادت کرنا آدمی
کا فر بنا دیتا ہے کیونکر قرب الٰہی کا موجب ہوگا
حالانکہ ہدایت خدا کی ہاتھ مین ہے اور حق تعالی
ان جھوٹے مشرکون کو جو کہتے ہین کہ خدا تعالی سے
نزدیک کرنا بزرگون کے اختیار مین ہے راہ پر نہین
لگاتا بموجب آیہ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ
وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ بھول گئے ہین

چھٹی فصل عادت مین شرک کرنے کی بیان مین

جاننا چاہئیے کہ موحدون کی اور عادت اور مشرکون
کی اور عادت ہوا کرتی ہے موحد بیٹھتے اوٹھتے کروٹ

ویارب ویاکریم وامثال این الفاظ مے
گویند چنانکه حکم ست فَاذْكُرُوا اللهَ
قِيَامًا وَّقُعُودًا وَّعَلٰى جُنُوبِكُم یاد آرید
نام خدا را در نشستن و برخاستن و بر پہلو ہائے
خود و بعضے مردان عکس این آیه یا پیر
یا خواجه یا علی مے گویند مومن را ازین حذر
واجب است و قول خود را موکد بقسم کردن
از عادی ضروری انسان است لایق
سوگند ہمون ذات پاک است که سوگند
دلالت بر اعلی مرتبه تعظیم و محبت و حاضر
و ناظر بودن خدا مے کند این معنی لایق
بزرگان نیست و اطفال خود را بنامی مشہور
نباید کرد که در وشرک لازم آید مثل عبدالرسول
و بنده علی و غلام غوث بروز قیامت روبروئے
آن شہنشاه چون ندا کرده خواہد شد که بیارید
بنده علی صاحب این اسم چه شرمساری با خواہد
کشید و عزیزان را وقت رخصت نباید گفت
که بفلان بزرگ سپردم بلکه مثل این کلمه بزبان
آرند که خدا یار تو باد و بجاے عزوجل بسپردم
که حافظ و ناصر از اسما الٰہی است و فتیکه آب
سرد بیاشامند و یا غذائے لطیف خورند
و یا باد خوش وزند و یا بوئے خوش از گل و ریحان
بدماغ آید شکر خالق آن نعمت بجا باید آورد و یاد

لیتے خدا کا نام لیا کرنے یعنی یا خدا یا رب یا کریم
اور ان جیسے الفاظ کہتے ہین جیسا کہ اوسنے خود حکم
فرمایا ہے فَاذْكُرُوا اللهَ قِيَامًا وَّقُعُودًا وَّعَلٰى
جُنُوبِكُم کہ خدا کو اوٹھتے بیٹھتے اور کروٹون کے
بل یاد کرو مگر بعضے آدمی اسکے برعکس یا پیر یا خواجہ
یا علی کہتے ہین مومن کو ان باتون سے پرہیز کرنا
واجب ہے اور چونکہ انسان کی ضروری عادت ہے
کہ وہ اپنے قول کو قسم کے ساتھ موکد کیا کرتا ہے
تو قسم کے لائق وہی پاک ذات ہے کیونکہ قسم کھانا
خدا کی اعلی مرتبہ اور تعظیم و محبت اور اسکے حاضر ناظر ہونے پر
دلالت کرتا ہے یہ بعضی بزرگون کی لایق نہین
ہین اور اپنے بچون کے نام ایسے نام سے مشہور نکرنا
چاہیے جس میں شرک لازم آتا ہے جیسے عبدالرسول
بندہ علی وغیرہ . . . قیامت کے
دن جب اوس شہنشاہ کے سامنے ندا کیجائیگی
کہ بندہ علی کو حاضر کرو تو اوسوقت اس نام
والے کو کیسی شرمندگی حاصل ہوگی اسیطرح
اپنے عزیزون کو رخصت کرنیکے وقت یون کہنا
نچاہیے کہ تمہین فلان بزرگ کو سونپا بلکہ یہ کلمہ زبان سے
لائے کہ خدا تیرا مددگار ہے اور تجھے خدا کو سونپا
وجہ یہ کہ حافظ و ناصر خدا کے نامون مین سے دو نام
ہین علی ہذا القیاس جب ٹھنڈا پانی پئین یا لطیف
غذا کھائین یا عمدہ ہوا چلے یا گل و ریحان کی خوشبو

دیگران نبا ید کرد بے انصافی محض است
کہ منعم حقیقی را کہ آن نعمتہائے پیدا کردہ و
بخشیدہ او دست فراموش کنیم و نام غیر اللہ بر
زبان آریم بیت اے چہ نیکیہا کہ با من کردۂ
با ہزاران نازہا پروردۂ بد آن لعین از نعمت
محروم باد کان بیارد نام غیرت را بیاد

فصل ہفتم در بیان بت پرستی باید فہمید کہ
اگرچہ در لغت بت پرستی صورت پرستی را
گویند اما در شرع معنی دیگر دارد یعنے تراشیدۂ
دست خود را پرستیدن موقوف بر تصویر
نیست ندیدہ کہ نصاریٰ تصویر حضرت عیسیٰ
علیہ السلام را از دست خود مے تراشند
و پرستش مے کنند پس اگر تصویر بزرگان
بسازند و تعظیما تش بجا آرند و یا نقل تربت
حضرت حسین علیہ السلام یا نشانی بسازند
و نام بزرگان منسوب کنند از اقسام بت پرستی
باشد و نشان قدم بر سنگی منقش کردن و آنرا
نقش قدم جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم قرار دادہ تعظیما تش بجا
آوردن بر ہمین قیاس باید کرد و از ہمین
اقسام باشد پرستش قبرہا و آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم بر کسانیکہ چراغ بر قبور برند
لعنت فرمودہ است و بناء مکانات بر قبور

سے دماغ معطر تو ان نعمتوں کے پیدا کرنیوالیکا شکر
بجالانا چاہئے کہ جو وقت اوروں کو یاد کرنا چاہئے
بڑی بے انصافی کی بات ہے حقیقی منعم کو جسنے یہ نعمتیں پیدا
کر کے بخشی ہیں بھولنے اور اوسکے غیر کا نام زبان پر
لاتے ہیں اے وہ پاک ذات کہ کس قدر نیکیاں
میرے ساتھ تو نے کی ہیں ہزاروں نازسے پالا ہے وہ مردود
تیری نعمت سے محروم رہے جو تیرے غیر کا نام یاد کرتا
ہے **ساتویں فصل** بت پرستی کے بیان میں جاننا
چاہئے اگرچہ لغت میں صورت پرستی کو بت پرستی
کہتے ہیں لیکن شرع میں اسکے اور معنی ہیں یعنے اپنے
ہاتھ کی تراشی ہوئی چیز کو پوجنا پس بت پرستی تصویر
ہی پر موقوف نہیں ہے دیکھئے نصاریٰ حضرت
عیسے علیہ السلام کی تصویر ہاتھ سے گھڑ کر پرستش کرتے
ہیں پس اگر بزرگوں کی تصویریں بنا کر اونکی تعظیم
بجالائیں یا حضرت امام حسین کی تربت کی نقل یا کوئی
نشان بنا کر بزرگوں کی طرف منسوب کریں سب
بت پرستی کی قسمیں ہیں اور کسی پتھر پر قدم کا نشان
منقش کرنا اور اوسے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وسلم کا نقش قدم قرار دیکر اوسکی تعظیم بجا لانا کو اسیپر
قیاس کرنا چاہئے اور انہیں قسموں میں قبروں کی
پرستش بھی داخل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں
پر چراغ جلانے والوں پر لعنت کی ہے اور قبروں پر
مکان بنانے اور اونہیں اینٹ سے پختہ

ساختن وخشت پختہ بستن و از جص سفید کردن واز گچ محکم ساختنش را منع فرمودہ وموجبش ہمین است کہ تزئین قبور باعث شرک میشود و اسراف مال است آنچہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ را درباب قبور ارشاد فرمودہ بودند با حادیث صحیحہ وارد است وبہمہ کس معلوم ومسلم احتیاج تصریحش نیست تعظیمات درختان ومکانات سوائے مسجد بجا آوردن را نیز برہمین قیاس نمائی نشنیدہ کہ بزا بر درخت بیعت الرضوان شدہ بود عمر رضی اللہ عنہ آنرا از بیخ برکندید کہ مبادا تعظیما تش بجا آرند و بدریای شرک مستغرق شوند واللہ تعالی اعلم بالصواب فقط

کرنے اور چونے سے سفید کرنے اور گچ سے مضبوط کرنے سے منع فرمایا ہے اسکی وجہہ یہ ہے کہ قبور کی زینت شرک کا باعث اور اسراف مال کی وجہ ہوتی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا تھا وہ صحیح حدیثون مین وارد ہے اور سب لوگون کو معلوم اور مسلم اوس کی تصریح کی چندان ضرورت نہین نیز مسجد کے علاوہ درختون اور مکانون کی تعظیم بجالانے کو اسی پر قیاس کیجئے کیا آپ نے نہین سنا کہ جب بیعت رضوان کا درخت زیارت گاہ ہوگیا تو حضرت عمر رضی نے اپنے ہاتھ سے اوسکو جڑ سے اوکھیڑ ڈالا کہ مبادا لوگ اسکی تعظیم بجالاوین اور شرک کے دریا مین ڈوب جائین واللہ اعلم بالصواب

ابیات

فرمود رسول آشکارا
من نیز برادرم شما را
ہرگز نہ عباد تم نمائید
نہ غوث وقطب وانبیا را
من مشکل خود نمی کشایم
بر غیر مرا کجا است یارا
طاقت نبود سوائے ایزد
درویش وفقیر واولیا را

ابیات

آیا ہے حدیث مین یہ ظاہر
بھائی سمجھو تم مجھ کو
ہرگز نہ کرو میری پرستش
پوجو نہ ولی نہ انبیا کو
کھلتے نہین مجھسے میرے عقدے
دیجائے مدد جو ماسوا کو
طاقت یہ نہین سوا خدا کے
درویش وفقیر اولیا کو

کار صلحا دعاست لیکن
تبدیل نمی کنند قضا را
جز حق نبود کہ دست گیرد
مسکین غریب بے نوا را
مخصوص بحق بود عبادت
با بندہ بس است شرک ندا را
غیر از در شاہ بندہ پرور
پیش کہ بریم التجا را
ہم درد تو دادہ خدایا
ہم از تو طلب کنم دوا را
تو مشکل دشمنان کشائی
تا چند گذاری آشنا را
جز ذات خدا بہ پیش دیگر
ہرگز نہ برید ماجرا را
تو بندۂ بندگان چرائی
بگذاشتی در خدا را
حاجت طلبی بغیر مولا
عیب است غلام باوفا را
ہرکہ شریک با خدا کرد
در دوزخ نار ساخت جا را
از شرک گریز صد منازل
تو نار سقر مکن گوارا
فرمود خدا کہ مردہ وگر
نشنید گہے زکس ندا را

نیکو نکا دعا ہے کام لیکن
کر سکتے نہین بدل قضا کو
جز حق نملا کہین سہارا
مسکین و غریب و بینوا کو
اللہ کی بندگی ہے مخصوص
تم چھوڑ دو غیر کی ندا کو
دروازہ کو چھوڑ کر خدا کے
لیجا ئین کہان ہم التجا کو
بھیجا ہے مرض الٰہی تو نے
ہین تجھ سے طلب کرون دوا کو
تو دشمنون کی مدد کرے جب
محروم رکھے گا آشنا کو ؟
جز ذات خدا کسیکے آگے
لیجاؤ کبھی نہ تم دعا کو
کیون بندۂ بندگان بنا ہے
چھوڑا ہے عبث در خدا کو
حاجت طلبی سوا ے مولا
ہے عیب غلام باوفا کو
جسنے کہ کیا شریک حق کا
دیکھے گا عذاب ہاویا کو
تو شرک سے بھاگ منزلون دور
دوزخ کی نہ سر پہ لے بلا کو
قرآن ہین صریح سنئے کہ مُردے
سنتے ہی نہین کبھی ندا کو

فریاد کنید آن خدا را
کان مے شنود ز تو ندا را
تابوت و نشان و قبر و نیزہ
این جملہ بمثل سنگ خارا
در قبر بود سوال اعمال
پرسند نہ حال کربلا را
عالم بنماز و روزہ مغرور
شرک و کفرش گرفت پارا
مغرور شدی بنقش دیوار
ملحوظ نمے کنی بنا را
صد حیف کہ عالمان این عہد
کردند شعار خود دغا را
قرآن و حدیث را بپوشند
تبدیل کنند مدعا را
مشرک شدہ زاہد و مشایخ
گیرند برائے زر ریا را
گویند یکیست مرشد و حق
باید کہ کنید سجدہ ما را
اے مومن پاک دین مسلمان
گر خواستی رہ رضا را
قرآن و حدیث را بسر نہ
بگذار کلام ماسوا را

فریاد کرو اُسی خدا سے
سنتا ہے ہمیشہ جو دعا کو
تابوت و نشان سب ہین پتھر
کیا دفع کرین کسی بلا کو
پوچھین گے لحد بیچ حال اعمال
کب چھیڑین گے ذکر کربلا کو
کس کام کا ہے نماز و روزہ
جب سجدہ کروگے ماسوا کو
ہے تجھکو تو عشق نقش دیوار
کچھ دیکھ تزلزل بنا کو
افسوس کہ اس صدی کے عالم
لے بیٹھے ہین شیوۂ دغا کو
قرآن و حدیث کو چھپا کر
ظاہر کرتے ہین مدعا کو
مشرک ہین وہ زاہد و مشایخ
کرتے ہین پسند جو ریا کو
مرشد کو خدا سمجھ رہے ہین
بھولے ہوئے ہین یہ سب خدا کو
اے مومن پاک دین مسلمان
گر چاہتا ہے رہ رضا کو
قرآن و حدیث رکھلے سر پر
اور چھوڑ کلام ماسوا کو

تمت

تفریح الاحباب فی مناقب الآل والاصحاب

ایسی نایاب کتاب ناظرین نے کبھی دیکھی تو کیا سُنی بھی نہوگی۔ جسکو فاضل متبحر عبید اللہ بن عبد العلی القریشی الہاشمی استاذہ علامۂ خلف نے عربی میں تصنیف کیا ہی مصنف علیہ الرحمۃ نے نہایت عرق ریزی ہی اولاً خلفائے اربعہ کے فضائل و مناقب میں وہ مستند حدیثیں لکھی ہیں جو بڑے متبحر عالموں کی بھی زیر مطالعہ نہ آئی ہونگی اور خوبی یہ ہے کہ جن کتابوں سے احادیث کو اخذ کیا ہی اُنکا نام بھی درج کر دیا ہی سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان کرکے ضمناً مخالفوں کے اُن پیچ اعتراضوں کے جواب جو اُنہوں نے اپنی کج فہمی سے جناب خلافت مآب پر کیے ہیں نہایت بسط کے ساتھ دیے ہیں اسیطرح باقی خلفائے ثلاثہ کے مناقب بترتیب مذکورہ بیان ہوئے ہیں۔ ثانیاً عشرہ مبشرہ کے محامد۔ ازواج مطہرات کے فضائل علیحدہ علیحدہ اس خوبی سے درج کیے ہیں گویا جملہ کتب احادیث کی ایک مختصر سی فہرست حاوی جملہ مطالب ہی۔ ثالثاً اہلبیت کے ستودہ خصائل حضرات حسنین برگزیدہ فضائل بیان کرکے کتاب کو ختم کر دیا ہی۔ سچ تو یہ ہی کہ دریا کوزہ میں بند کرنا اسی کا نام ہی ہر چند یہ بجائے خود ایک بڑی عمدہ کتاب تھی۔ مگر منتہیوں کے لئے۔ اسی لئے ہمنے بنظر رفاہ عام نہایت جانفشانی سے اردو سلیس بامحاورہ ترجمہ کرایا اور عربی اردو ایسے حواشی جو مبتدیوں ہی کو نہیں بلکہ منتہیوں کے لئے بھی بکار آمد اور مفید ہیں زائد کیے۔ سب سے زائد خوبی یہ ہی کہ اسکا ایک کالم عربی دوسرا اُردو جس میں اسکا پورا پورا ترجمہ صفحہ بصفحہ ہی۔ اسیطرح عربی کی حواشی ایک حواشی پر اور اُردو کے دوسرے حاشیہ پر بڑی خوبی اور زینت کے ساتھ لکھے گئے ہیں اسکے ترجمہ اور حواشی کی پوری توصیف اسکے دیکھنے پر موقوف ہے ہم کو زائد لکھنے کی کچھ حاجت نہیں ہاں اتنا عرض کرنا ضرور ہی کہ اصل کتاب متن متین کی مانند اور اسکا ترجمہ ایک بسیط مطلب خیز شرح ہی۔ اسکی بڑی بڑی مشکل احادیث کی ترجمے ایسی حسن اسلوبی کے ساتھ لکھے گئے ہیں کہ کم استعداد آدمی بھی بدون فکر سمجھ سکتا ہی اور ادق مضامین کا مطلب بسہولت ذہن نشین ہو سکتا ہی۔ اس نایاب کتاب کی عمدگی بڑے بڑے محققین کی تقریظیں ثابت کر رہی ہیں۔ غرضکہ یہ کتاب بہمہ صفت موصوف ہی اور ہماری غرض صرف آپکی ایک نظر انصاف پر موقوف ہے ایک جلد ضرور منگا کر دیکھیں۔ قیمت فی جلد بذریعہ ویلیو پی ایبل ۱۲ ؏

دیوان لطیف مجموعۂ خیالات شریف مولانا مولوی محمد عبد اللطیف صاحب لطیف تخلص کا دیوان لطیف یعنی دیوان لطیف دو حصے ہدیہ لطیف اور تحفۂ لطیف ہی ایک تو کلام ہی دوسرے نعت شریف ہمنے دیوان لطف بھی دیکھا ہی مگر دیوان لطیف کا لطف ہی نیا ہی نعت میں ایسا معجز کلام مولانا لطیف کی

اعلان

بخدمت خاص و عام کو اطلاع دیجاتی
ہے کہ اس کتاب مسمی بہ تحفۃ الموحدین کے
جملہ حقوق تصنیف و تالیف ہمیشہ کیلئے مشتہر کے نام محفوظ
ہیں اور مشتہر نے بموجب قانون بست و پنجم ۱۸۶۷ء درج فہرست رجسٹری
گورنمنٹ انڈیا بھی کرادیا ہے۔ لہذا بخدمت جملہ اہل مطابع و تاجران کتب
وغیرہ التماس ہے کہ کوئی صاحب اس کتاب کے جز یا کل کے چھاپنے
کے مجاز نہیں جبتک کہ میری تحریری اجازت حاصل نہ کرلیں
ہاں جسقدر جلدیں مطلوب ہوں مشتہر سے طلب فرمائیں
بامید نفع نقصان نہ اٹھائیں

المشتہر
مرزا محمد عبد الغفار بیگ تاجر
اکمل الاخبار دہلی